عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۰ | ۱۶ تا ۲۴ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۱ء | شمارہ: ۴۰

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

پون صدی کی جدّوجہد

تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس ملتان

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاندار ماضی کی حامل ایک عظیم تنظیم ہے: شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ
- ہماری جدوجہد کے مقاصد تحفظ ناموسِ رسالت اور اسلام دشمن قوتوں کا راستہ روکنا ہے: قائد جمیعت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ
- قادیانیوں کے خلاف پارلیمنٹ کا متفقہ فیصلہ حجت کیوں نہیں؟ لیاقت بلوچ
- میڈیا چینلز کا دینی قوتوں کو کوریج نہ دینا سراسر ناانصافی ہے: مولانا اویس نورانی
- عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان سے علماء و مشائخ کا خطاب

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

دو طلاق رجعی واقع ہوچکیں

س:.....میری بیٹی کی شادی تقریباً تین سال پہلے ہوئی، سب کچھ صحیح تھا پھر حالات کشیدہ ہوتے رہے۔ جولائی ۲۰۲۱ء میں میری بیٹی کے شوہر نے ایک طلاق دی، میری بیٹی نے مجھ کو نہیں بتایا، شوہر کی عزت کی وجہ سے، پھر اگست میں دوسری طلاق دی، لیکن میری بیٹی نے مجھے پھر بھی نہیں بتایا کہ شوہر کی بے عزتی ہوگی اور امی یعنی میری طبیعت خراب ہوگی، بیٹی سسرال میں شوہر کے پاس رہی، لیکن اب اس کا شوہر کچھ دن ہوئے، گھر چھوڑ گیا، ایک بچہ ہے وہ بھی چھوڑ گیا۔ میری بیٹی جانے کو کہتی ہے شوہر کے پاس تو شوہر کہتا ہے کہ خود آجاؤ میں لے کر نہیں آؤں گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ طلاق تو نہیں ہوئی یا ہوگئی؟ اب آپ مہربانی فرما کر شرعی لحاظ سے رہنمائی کریں۔

ج:.....صورت مسئولہ میں آپ کی بیٹی کو دو طلاق رجعی واقع ہوچکی ہیں، اب اس کے شوہر کے پاس صرف ایک طلاق کا حق باقی رہ گیا ہے، آئندہ اگر اس نے کوئی طلاق دی تو بیوی حرمت مغلظہ کے ساتھ شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوجائے گی اور اس کے بعد رجوع کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی، لہٰذا ابھی تو نکاح برقرار ہے، اس لئے بیوی شوہر کے پاس جانا چاہے یا شوہر لے جانا چاہے تو ایسا کرنا درست ہے، مگر آئندہ طلاق سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔

دورانِ نماز نگاہیں کہاں رکھی جائیں؟

س:.....نماز پڑھتے ہوئے نظریں کہاں ہونی چاہئیں؟ یعنی لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں کسی ایک جگہ نظریں نہیں ٹکاتے، بلکہ اوپر نیچے ادھر ادھر دیکھ رہے ہوتے ہیں، کیا ایسا کرنے سے نماز میں کوئی فرق آتا ہے؟ نماز میں ہماری نگاہیں کہاں ہونی چاہئیں۔ اس کے بارے میں ذرا تفصیل سے بتادیں؟

ج:.....قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ رکوع میں قدموں پر ہونی چاہئے۔ جب سجدہ میں جائیں تو اپنی ناک کی نوک پر نظر ہونی چاہئے اور جب قعدہ کریں تو اپنی رانوں پر نظر ہو، جب سلام پھیریں تو دائیں کندھے پر، پھر بائیں کندھے پر نظر ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ نظریں یہاں وہاں دوڑانا یا اوپر نیچے کسی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔ ایسا کرنے سے نماز میں کراہت آجائے گی اور نماز کا خشوع وخضوع بھی جاتا رہے گا۔ اس کے علاوہ نماز میں ایسا کرنا دیکھنے والے کو بُرا معلوم ہوتا ہے اور لاپرواہی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس لئے خشوع وخضوع اور یکسوئی کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے اور نظریں درست جگہ پر رکھنی چاہئیں۔

نماز باجماعت ادا کرنے والے کی تکبیرات

س:.....اگر کوئی شخص نماز باجماعت پڑھے، پہلی تکبیر امام کے ساتھ ہی کہے مگر اس کے بعد کی جو تکبیریں ہیں مثلاً رکوع میں جاتے ہوئے یا سجدے میں جائے، اٹھتے ہوئے یا رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے ”ربنا لک الحمد“ پڑھنا بھول جائے یا غائب دماغی کی وجہ سے ایسا ہوجائے تو کیا ایسے شخص کی نماز ہوجائے گی یا دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی؟

ج:.....نماز میں داخل ہونے کے لئے تکبیر تحریمہ فرض ہے، تکبیر تحریمہ کے ذریعے جب نماز میں داخل ہوگئے تو اب رکوع وسجود میں جانے کے لئے تکبیر کہنا سنت ہے، اسی طرح قعدہ کے لئے بھی اور دوسری رکعت میں جانے کے لئے بھی یعنی تمام تکبیرات سنت ہیں، اگر کوئی بھولے سے انہیں کہہ نہ سکے تو نماز ہوجائے گی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا۔ اس لئے جان بوجھ کر ان تکبیرات کو نہیں چھوڑنا چاہئے ورنہ ثواب میں کمی آجائے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوت

ملتان

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۰ ۱۶ تا ۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۱ء شمارہ:۴۰

اس شمارے میں!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت... پون صدی کی جدوجہد	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس، ملتان	۷	رپورٹ: مولانا محمد وسیم اسلم
ملتان کانفرنس میں حضرت مفتی محمد تقی عثمانی کا خطاب	۱۱	" " " " "
سیرت خاتم النبیین ﷺ کی اجمالی سیر (۲)	۱۴	مولانا محمد عبداللہ بہلوی
مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود ؒ	۱۸	حافظ خرم شہزاد
سیاسی قیادت اور سیرت نبوی	۱۹	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
عقیدۂ ختم نبوت... قرآن وحدیث کی روشنی میں	۲۳	پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ
تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان کی قراردادیں	۲۷	مولانا حافظ محمد انس

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت... پون صدی کی جدوجہد

کیم ربیع الاول ۱۴۴۳ھ مطابق ۷/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو ملتان میں منعقدہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کی طرف سے خطبۂ استقبالیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ نے پڑھ کر سنایا، جسے افادۂ عام کے لئے شامل اشاعت کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، برادران اسلام! ملک کے مختلف حصوں سے جنوبی پنجاب کی اس عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں تشریف لانے والے مہمانان ذی وقار، اس عدیم المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں آپ حضرات کی والہانہ جوق در جوق شرکت پر آپ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ حضرات نے ہماری درخواست پر شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ رحمت حق آپ پر سایہ فگن ہو۔ آپ ﷺ کے طرۂ امتیاز ''خاتم النبیین'' کے جاہ و جلال عزت و وقار کو سربلند رکھنے کے آپ کے ایمانی جذبہ اور مثالی ایثار کے صدقہ میں اس کانفرنس میں آپ کی شرکت، حق تعالیٰ اسے قیامت کے دن آپ ہم سب کے لئے شفاعت نبوی کا سبب فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ النبی الکریم!

حضرات گرامی قدر! ملتان کو باب الاسلام ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اسے تاریخ نے مدینۃ الاولیاء کے نام سے بھی موسوم کیا ہے۔

☆......اسی ملتان کے اس قطعہ خاص سلطان الاولیاء حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ، شیخ الاسلام حضرت شاہ رکن عالمؒ کے جوار میں اس کانفرنس کا انعقاد ہزاروں سعادتوں کا ذریعہ ہے۔

☆......یہ وہ ملتان ہے جہاں پاکستان بننے کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے ایک سرکاری ملازم نے آکر درخواست کی تھی کہ آپ تقسیم سے قبل قادیانیت کے احتساب کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ تقسیم کے بعد دوسرے مسائل نے ایسی اوّلیت حاصل کر لی کہ اب اس محاذ کو ثانوی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ اس نوزائیدہ اسلامی جمہوریہ مملکت خداداد پاکستان میں بڑی منصوبہ بندی و سازش سے مختلف سرکاری مناصب پر قادیانیوں نے اپنے ارتدادی خونخوار پنجے گاڑ دیے ہیں۔ اگر آپ نے ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور باغیانہ عزائم پر نظر نہ رکھی تو یہ قادیانی ملعون فتنہ عفریت کی طرح زہرناک اور لاعلاج ہو جائے گا۔

حضرات گرامی! اس پر حضرت امیر شریعتؒ نے اپنے قابل اعتماد و قابل فخر ساتھی مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو حکم فرمایا۔ چنانچہ مناظر اسلام فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ صاحب کو فوری طور پر مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان میں بٹھا دیا گیا۔ ردقادیانیت اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے علماء کرام کی ایک جماعت کی تیاری سے کام کا آغاز کیا گیا۔

☆......یہ وہی ملتان ہے جہاں آپ بیٹھے ہیں۔ اسی کے متصل قلعہ کہنہ پر جنوری ۱۹۴۹ء کی جہاد احرار کانفرنس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے اس کام کی نیو اٹھائی گئی۔ اس وقت مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو اس کا نگران مقرر کیا گیا۔

چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما مولانا تاج محمودؒ تحریر فرماتے ہیں: ''مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام ملک کی تقسیم کے بعد اس وقت عمل میں لایا گیا جب مذہبی اور سیاسی دونوں لحاظ سے ضروری ہوگیا تھا کہ عوام کو مرزائیت کے فتنہ اور اس کی خلاف ملک اور اسلام سرگرمیوں سے مؤثر طور پر آگاہ کیا

جائے…… حالات کے تقاضے اور اکثر ساتھیوں کی خواہش کے مطابق ایک غیر سیاسی تنظیم ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام سے قائم کی گئی، اس کے بانی ممبران میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا شیخ احمدؒ (بوریوالہ)، مولانا محمد شریف بہاول پوریؒ، مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحمن میانویؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا محمد عبداللہؒ (ساہیوال)، مولانا غلام محمد بہاول پوریؒ، مولانا نذیر حسینؒ (پنوں عاقل) اور چند دیگر ساتھی شامل تھے۔

اس پلیٹ فارم کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ سرکاری ملازمین بھی جماعت میں شامل ہو سکتے تھے۔ یہ جماعت ملک کی کسی مسلمان سیاسی جماعت کی حریف بھی نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس کام کی راہ میں بے شمار مشکلات تھیں، وہی کام اللہ کے فضل وکرم سے دن دگنی رات چوگنی ترقی سے ہونے لگا۔ عوام کسی تعصب کے بغیر حق بات سننے لگے، بلکہ سمجھنے لگے۔ ملک کے خلاف مرزائیوں کی سازشیں بے نقاب ہونے لگیں تو عوام نے نہ صرف یہ کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا، بلکہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کرنے اور تمام مرزائی افسروں کو کلیدی آسامیوں سے نکال دینے کا بھی مطالبہ شروع کر دیا اور چند سالوں میں ہی مرزائیوں کے خلاف ایک عظیم تحریک منظم ہوگئی۔‘‘ (ہفت روزہ ولولاک، سید بنوریؒ نمبر، ص:۶۵)

☆…… اسی ملتان میں ۹؍جولائی ۱۹۵۱ء کو ختم نبوت کے ایک جلوس پر تھانہ کُپ کے علاقہ میں فائرنگ کی گئی تھی جس میں چھ ختم نبوت کے رضا کاروں کو خاک وخون میں نہلا دیا گیا۔ آج ان شہداء کی قبور مبارکہ حضرت علامہ احمد سعید کاظمیؒ کے مزار کے بجانب شرق، عیدگاہ مسجد کی جنوبی دیوار کی پہلی قبور کی صف میں موجود ہیں۔

☆…… آگے چل کر تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے لئے اسی واقعہ نے بھی بنیاد فراہم کی تھی۔

☆…… اسی ملتان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر مسجد سراجاں محلہ قدیر آباد، کچہری روڈ نزد اسٹینڈرڈ بیکری اور پھر تھانہ لوہاری گیٹ کے سامنے میدان کُپ گاذراں حاجی رحیم داد کے مکان پر قائم ہوا۔ اس کے بعد تغلق روڈ ملتان اور آج کل حضوری باغ روڈ پر عظیم الشان جامع مسجد، لائبریری اور سہ منزلہ دفتر مرکز یہ قائم ہے جو’’اصلها ثابت وفرعها فی السماء‘‘ کا پرتو لئے ہوئے ہے۔

☆…… اسی ملتان میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا باضابطہ انتخاب ہوا اور حضرت امیر شریعتؒ کو اس جماعت کا امیر اوّل منتخب کیا گیا اور آج جماعت کا یہ کارواں بہتر (۷۲) سال گویا تقریباً پون صدی بعد پھر اسی جگہ حاضر ہے۔ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ اس کا یہ عملی مظاہرہ آپ حضرات کی یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہے۔

حضرات گرامی! یہ وہ ملتان ہے جہاں سے پاکستان بننے کے بعد تحفظ ختم نبوت کے کام کا آغاز ہوا تھا، اس کی برکت سے آج پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے پھریرے بلند ہوتے آپ کو نظر آتے ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان، رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، پاکستان کی پارلیمنٹ، آزاد کشمیر کی اسمبلی، جنوبی افریقہ کی عدالت، پوری دنیا میں اس عنوان پر علمی تحریری کام، ہزار ہا کتب کی ترتیب واشاعت، کروڑوں کی تعداد میں مختلف زبانوں میں لٹریچر کی فراوانی، شرق سے غرب تک عقیدہ ختم نبوت کی پُر بہار رونقوں کا یہ عالمی نظارہ، اس سب کام کا آغاز اسی شہر سے ہوا تھا، جہاں آج آپ کے اس قافلہ نے پڑاؤ کیا ہے۔

☆…… اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء حضرت امیر شریعتؒ، حضرت مولانا قاضی احسان احمدؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ کو امیر منتخب کیا۔ جب کہ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ بہاول پور، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب چنیوٹ اور حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ چناب نگر کے منعقدہ اجلاسوں میں امیر مرکزیہ منتخب ہوئے تھے۔

☆…… اسی ملتان کے نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ پر ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانی ظلم وبربریت کے باعث ملک گیر تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی جس کے نتیجہ میں قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر سیاہ وسفید، رات ودن، کفر واسلام کی تمیز قائم کر دی گئی۔

☆......اسی ملتان کو اپنے قیام کا اعزاز بخشنے والے مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے امت مسلمہ کی ترجمانی کا فریضہ انجام دیا۔

☆......اسی ملتان کے ممتاز قانون دان جناب صاحبزادہ فاروق علی خان صاحب اُس قومی اسمبلی کے اسپیکر تھے جس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اُسی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے چیئرمین تھے جس میں قادیانی مسئلہ پر بحث ہوئی اور جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کا نام غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں درج کیا گیا۔

☆......اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو امراء، حضرت امیر شریعتؒ اور حضرت جالندھریؒ ابدی استراحت فرما ہیں۔

☆......اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان شوریٰ خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیریؒ، شیخ الحدیث مولانا فیض احمدؒ، ماسٹر اختر حسینؒ، خواجہ حبیب احمدؒ، حافظ محمد شریف آنولؒ، سردار فضل محمود خاکوانیؒ ابدی استراحت فرما ہیں۔

☆......اسی ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان ختم نبوت لائبریری ہے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے حوالہ سے اتنا ذخیرہ جمع ہے جو پوری دنیا کی کسی لائبریری میں اس عنوان پر اتنا ذخیرہ نہیں۔ یہ وہ اعزاز ہے جو اس لائبریری کو دنیا کی تمام لائبریریوں سے ممتاز کرتا ہے۔

☆......جس ملتان میں آج آپ تشریف فرما ہیں اسی ملتان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر واشاعت سے: ۶۰ جلدوں پر مشتمل: احتساب قادیانیت......، ۱۵ جلدوں پر مشتمل: محاسبہ قادیانیت......، ۱۰ جلدوں پر مشتمل: تحریک ختم نبوت......، ۶ جلدوں پر مشتمل: تحفہ قادیانیت......، ۵ جلدوں پر مشتمل: قومی اسمبلی کی کارروائی......، ۵ جلدوں پر مشتمل: گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ......، ۳ جلدوں پر مشتمل: قادیانی شبہات کے جوابات......ان سو جلدوں سے بھی زائد پر مشتمل عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت پر انسائیکلو پیڈیا تیار کر کے یوں دنیا بھر میں ریکارڈ قائم کر دیا گیا ہے کہ اس عنوان پر اتنا ضخیم تحریری کام اور مجموعہ صرف اور صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسی شہر ملتان سے شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

☆......اسی ملتان سے ماہنامہ ''لولاک'' شائع ہوتا ہے، جس کی اشاعت کی تعداد چالیس ہزار ہے۔ پاکستان کے دینی رسائل میں اتنی اشاعت کی یہ تعداد ایک اعزاز ہے۔

حضرات گرامی قدر و سامعین ذی وقار! بیرون دنیا بالخصوص یورپی یونین کے دباؤ کے سامنے ہماری حکومت سجدہ ریز ہوگئی۔ حیلوں، بہانوں سے انصاف کا خون کر کے عدالت سے من چاہے فیصلے کرائے گئے جو قانون کی بالادستی کی بجائے دباؤ کے غماز ہیں۔ آسیہ مسیح، شگفتہ وشفقت مسیح......اہانت رسول کے مجرمان کو رہا کر کے بیرون ملک بھجوا دیا گیا۔ حکومتی بزدلانہ اقدام نے پاکستان کے غیر مسلموں کو راستہ دکھایا کہ اگر بیرون ملک جانا ہو تو پیغمبر اسلام کی معاذ اللہ اہانت کرتے جاؤ اور یورپ کے ویزے لیتے جاؤ۔ اس صورت حال پر خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں قانون تحفظ ناموس رسالت، قانون تحفظ ختم نبوت کو بیرونی دباؤ پر حکومت گزند نہ پہنچائے۔ اس خدشہ کے خلاف سد سکندری بننے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۶؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو لیاقت باغ راولپنڈی، ۷؍ستمبر ۲۰۲۱ء مینار پاکستان لاہور، ۷؍ستمبر ۲۰۲۱ء ختم نبوت چوک قصہ خوانی بازار پشاور، ۳۰؍ستمبر ۲۰۲۱ء کو سرگودھا میں عظیم الشان عدیم المثال اور ریکارڈ کامیاب ختم نبوت کانفرنسوں کے اجتماعات منعقد کئے۔

آج ۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کی ختم نبوت کانفرنس ملتان کا یہ فقید المثال، عدیم النظیر اجتماع بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے۔ اس قافلہ کی پون صدی کی تاریخ گواہ ہے کہ یہ قافلہ رکا بھی نہیں، جھکا بھی نہیں، بکا بھی نہیں، بلکہ اٹکا بھی نہیں، ٹھٹکا بھی نہیں۔ آپ یہاں سے جائیں تو اس کانفرنس کا یہ پیغام گھر گھر پہنچادیں کہ جب تک جان میں جان باقی ہے، رحمت عالم ﷺ کی عزت وناموس اور آپ ﷺ کے طرۂ امتیاز ختم نبوت کا ببانگ دہل تحفظ کیا جائے گا۔ حق تعالیٰ آپ اور ہم سب کو اس کی توفیق بخشیں۔ آمین!

ایک بار پھر شکریہ کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!

عظیم الشان وتاریخ ساز

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاندار ماضی کی حامل ایک عظیم تنظیم ہے: شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

☆......ہماری جدوجہد کے مقاصد تحفظ ناموس رسالت اور اسلام دشمن قوتوں کا راستہ روکنا ہے: قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن مدظلہ

☆......پوری دنیا میں جمہوریت کا فیصلہ حجت قرار دیا جاتا ہے، پاکستانی پارلیمنٹ کا فیصلہ حجت کیوں نہیں؟: لیاقت بلوچ

☆......میڈیا چینلز کا علماء کرام اور دینی قوتوں کو کوریج نہ دینا سراسر ظلم اور ناانصافی ہے: مولانا اویس نورانی

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان سے علماء و مشائخ کا خطاب

ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم، ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں عظیم الشان تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور دینی تعلیمات و اسلامی اقدار اور علماء کرام کو دیوار سے لگانے کی سازشیں ملک میں انارکی پھیلانا ہے۔ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال سے منع کیا جائے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو بنیادی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ قادیانی تخریب کار اداروں پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت امیر مرکزیہ پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی، صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، صاحبزادہ سید محمد سلیمان یوسف بنوری اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے صدر الوفاق شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، جمعیۃ علماء پاکستان کے مولانا شاہ محمد اویس نورانی، جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ، مجلس

> **قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے:**
> حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

احرارِ اسلام کے مولانا سید کفیل شاہ بخاری، جمعیت اہل حدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا اللہ وسایا، مولانا پیر جلیل احمد اخون، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، پیر سیف اللہ نقشبندی، خواجہ مدثر محمود، مولانا سید محمد احمد بنوری، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا حافظ محمد انس اور محمد وسیم اسلم سمیت کئی حضرات کے بیانات ہوئے۔

حضرت مولانا فضل الرحمن نے رات گئے اپنے خطاب میں کہا کہ دنیا کی اسلام دشمن طاقتیں پاکستان کے مدارس اور دینی جماعتوں پر حملہ آور ہیں۔ ملک کے اسلامی تشخص، عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسالت کے قوانین کو مٹانے یا پھر کم از کم ترامیم کے لئے مسلسل دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ قادیانیوں کی غیر مسلم اقلیت کی شق کو ختم کرانے کے لئے، بیرونی قوتیں سازشیں کررہی ہیں، نگران کے لئے پیغام ہے کہ پاکستان اور دنیا بھر کا مسلمان جاگ رہا ہے، ختم نبوت سمیت اسلامی قوانین پر بیرونی ایجنڈا کسی صورت

برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت دینی جماعتیں اور غیور مسلمان ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چوکیداری کرتے رہیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان محاذ ختم نبوت پر پوری قوم کو بیدار کرنے کا فریضہ سرانجام دے کر پوری امت پر احسان عظیم کررہی ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ پاکستان کا مذہبی طبقہ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے لئے حساس تر رہا ہے۔ بائیس کروڑ عوام میں مذہبی طبقہ اپنے خاص ماحول میں دینی خدمت سرانجام دے کر اسلامی اقدار کو فروغ دے تو حکومت کو تشویش لاحق ہو جاتی ہے کہ یہ لوگ مذہب کے نام پر سیاست کر رہے ہیں۔ ہماری جدوجہد کے مقاصد، تحفظ ناموس رسالت اور اسلام دشمن قوتوں کا راستہ روکنا ہے۔ جب حکومت بیرونی ممالک کے مالیاتی اداروں کی شرائط پر آ سیہ کو رہا

> آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہوتے ہوئے کسی انگریزی نبی کی نبوت کی کوئی گنجائش نہیں ہے:
>
> صاحبزادہ خواجہ مدثر محمود

کرے گی تو مذہبی طبقہ اپنے آئینی احتجاج کا حق ضرور استعمال کرے گا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا کسی مولوی کا نہیں بلکہ منتخب پارلیمنٹ کا تاریخی فیصلہ ہے۔ پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت پر جان قربان کرنے والے عاشقان رسول اب بھی موجود ہیں۔ شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے کہا کہ قادیانی اسلام کی غلط تعبیر کر کے اس کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ اسلام نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غداری ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے ملکی سلامتی و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ قادیانی افراد پر کڑی نظر رکھی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ایسی عظیم تنظیم کا نام ہے جس کا شاندار ماضی ہے اس تنظیم نے لوگوں کے عقیدہ ختم نبوت کو مستحکم اور پیوست کرنے کے لئے غیر معمولی جدوجہد کی۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت برصغیر کا پیچیدہ مسئلہ ہے۔ فتنہ قادیانیت کو عالمی استعمار کی مکمل حمایت حاصل رہی ہے اسی لئے مرزا قادیانی نے خود کہا کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ اس شجرہ خبیثہ کو کاشت بھی انہوں نے

کانفرنس کی جھلکیاں

☆...... اسٹیج سیکورٹی پر مجلس مانسہرہ کے رضاکار اور پنڈال میں جامعہ خیرالمدارس، جامعہ عمر بن خطاب، جامعہ رحیمیہ، جامعہ قادریہ حنفیہ، جامعہ اشرفیہ مان کوٹ، مجلس اشاعت اسلام اور ملتان شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات نے خدمات سرانجام دیں۔

☆...... کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین فتنہ قادیانیت، ملک کی موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کرتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

☆...... کانفرنس میں شرکاء کی تعداد لاکھوں میں تھی۔ اسٹیج پر بڑی اسکرین لگائی گئی تھی جس سے پورا اسٹیڈیم نظارہ کرتا رہا۔

☆...... ریواڑی برادری ملتان کی جانب سے کانفرنس میں ہزاروں پانی کی بوتلیں تقسیم کی گئیں۔

☆...... شرکائے کانفرنس میں پیک شدہ کھانا بھی تقسیم کیا جاتا رہا۔

☆...... کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔

☆...... کانفرنس کی کوریج کے لئے الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کی مختلف ٹیمیں مفوضہ امور سرانجام دیتی رہیں۔

☆...... معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی حالت میں جھومتے رہے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔ پنڈال میں مختلف جماعتوں کے پرچم لہراتے رہے۔

کیا، آپ یاری انہوں نے کی اور آج پوری دنیا میں ان قادیانیوں کو تحفظ بھی یہی فراہم کر رہا ہے۔ مولانا سید محمد احمد بنوری نے کہا کہ فتنہ قادیانیت ہر اعتبار سے امت مسلمہ پر حملہ آور ہے۔ ہمارے اکابر و اسلاف نے ہمیشہ امت کی رہنمائی کی۔ آج بھی عقیدہ ختم نبوت کے لئے امت کے نوجوان اپنی جانوں پر کھیلنے کے لئے تیار ہیں۔

مولانا شاہ اویس نورانی نے کہا کہ چاروں اطراف سے اسلام پر یہود و قادیانی لابیوں کے حملے بڑھ رہے ہیں میڈیا چینلز کا علماء کرام اور دینی قوتوں کی آزادی رائے کو کوریج نہ دینا سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ مذہبی طبقات کی تہذیب و مقاصد کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں دبا سکتی۔ تمام مسلمان متحد ہو کر قادیانی اور ان کی سازشوں کو ناکام بنائیں گے۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں اسلامیان پاکستان کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں کئی دنوں کی بحث کے بعد پاکستان کی پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ فتنہ قادیانیت کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ فیصلہ پارلیمنٹ کا جمہوری فیصلہ تھا۔ آج پوری دنیا میں جمہوریت کا فیصلہ حجت قرار دیا جاتا ہے تو پھر پاکستانی پارلیمنٹ کی جمہوریت کا فیصلہ حجت کیوں نہیں؟ دراصل ان کو مغرب کی پشت پناہی حاصل ہے اور پوری دنیا میں ان کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کی جاری ہے۔ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ ختم نبوت کا دشمن اس تاک میں بیٹھا ہے کہ وہ کس طرح اسلامی شعائر اور ہمارے عقائد پر حملہ آور ہو، مسیلمہ کذاب سے لیکر مرزا قادیانی تک قصر

عقیدۂ ختم نبوت برصغیر کا پیچیدہ مسئلہ ہے، فتنۂ قادیانیت کو عالمی استعمار کی مکمل حمایت حاصل رہی ہے: حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

نبوت میں ڈاکہ زنی کرنے کی کوشش کی گئی۔ صاحبزادہ خواجہ مدثر محمود خانقاہ تونسہ شریف نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے جب ختم نبوت کا تحفظ نہ کیا تو دنیا نے دیکھ لیا کہ آج ہم پوری دنیا میں تنہا ہو چکے ہیں۔ جو نبی عالمین کے لئے رحمت ہو اس کی ختم نبوت بھی عالمین کے لئے ہے۔ آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہوتے ہوئے کسی انگریزی نبی کی نبوت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ افضل ترین کام ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ مولانا پیر جلیل احمد اخون نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا

دنیا کی تمام استعماری طاقتیں عقیدۂ ختم نبوت سے ہمارا رشتہ توڑنا چاہتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام اور ختم نبوت کا چوکیدار بنایا ہے: مولانا محمد الیاس چنیوٹی

بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقا کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کی ہے پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں۔ فرضی رپورٹوں کے بدلے یورپی ممالک کے ویزوں کی قادیانیوں کے لئے انعامی سکیم نکلی ہوئی ہے۔

مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی نے کہا کہ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے نارمل اور شریف انسان ثابت نہیں ہوتا۔ عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحاء اور اہل حق سے روحانی و اصلاحی تعلق جوڑنا ہے۔ ہمارے تمام عقائد و اعمال کی بنیاد ختم نبوت کا عقیدہ ہے۔ ہم قرآن سنت اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناموس رسالت پر جان دینے کو سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں توحید و سنت کے پروانوں کو منتشر کرنے کی سازشیں کر رہی ہے۔ ہمارے عقائد، تہذیب اور ہمارے تعلیمی اداروں کو اغیار کے تابع کیا جا رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ علماء کرام اور اسلامیان پاکستان تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کی آبیاری کو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ آج پوری قوم افواج پاکستان کی قومی و ملی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ افواج پاکستان ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی چوکیداری کر رہی ہیں۔ اور دینی مدارس، ملک کی نظریاتی سرحدوں کی

حفاظت پر مامور ہیں۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا کہ سب طاقتوں کا مالک اللہ ہے۔ امریکہ اوراس کے حواری ناکام ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جب تشریف لائیں گے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان فرمائیں گے۔ ہم اس عقیدہ ختم نبوت کے چوکیدار ہیں۔ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے لئے عظیم نعمت ہے۔ رسالت ونبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا امت میں سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے ختم نبوت کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس گروہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چن لیا اس کا نام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ جو نبی کا غلام ہے ہم اس کے غلام ہیں۔ سیکولرازم کو ملک میں نہیں چلنے دیں گے۔ کشمیر بھی آزاد ہوگا اور انڈیا کے بھی ٹکڑے ہوں گے۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ جس کا تعلق ختم نبوت سے نہیں ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دنیا کی تمام استعماری طاقتیں عقیدہ ختم نبوت سے ہمارا رشتہ توڑنا چاہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام اور ختم نبوت کا چوکیدار بنایا ہے۔ مسجد و مذہب سے ڈرنے والے سن لیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے میدان میں آنے کو تیار ہیں۔ کشمیری مسلمان ایک عرصہ سے محصور ہیں۔ انسانی حقوق کا درس دینے والے اب کہاں ہیں۔ حکمرانو! ہوش کے ناخن لو پاکستان کو سیکولر نہیں بننے دیں گے۔ مستقبل اسلام، مسلمان اور مجاہدین ختم نبوت کا ہے۔ محمد وسیم اسلم نے کہا کہ ختم نبوت پر ایمان کے بغیر کوئی عبادت بھی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے ختم نبوت کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیا: سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری

بارگاہ ایزدی میں درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی۔ قادیانی دجل وفریب کے ذریعے ختم نبوت کے معانی ومطالب میں تحریف وتکذیب کرکے نوخیز نسل کو گمراہ کر رہے ہیں۔ بعض حکمران مسلسل قادیانیت کی پشت پناہی کر رہے ہیں امت مسلمہ کسی بھی بحران کو برداشت کرسکتی ہے لیکن توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتی۔ جے یو آئی کے مولانا صفی اللہ نے کہا کہ قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کو ختم کر کے سیکولر سٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں۔ وفاق المدارس کے

عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحاء اور اہل حق سے روحانی واصلاحی تعلق جوڑنا ہے: مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی

رہنما مولانا زبیر احمد صدیقی نے کہا کہ جو بھی نبوت کے سایہ میں آئے گا، نبوت کا نور پائے گا۔ تمام انبیاء کرام نے بھی آخری نبی کی گواہی دی۔ تمام اقوام عالم کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ دنیا کا امن شریعت پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔ نظام شریعت کے نفاذ سے دنیا میں امن قائم ہوگا۔ اس امت کے علماء قرآن وسنت کے وارث ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ اس موقع پر مولانا منیر احمد منور، مولانا محمد نواز سیال، مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا ارشاد احمد، مولانا عبدالحق مجاہد، مولانا محمد احمد ادریس، محمد ایوب مغل، آصف اخوانی، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، شیخ محمد رفیق کوریجہ، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد، قاری سیف اللہ عابد مرکزی جمعیت اہل حدیث، مولانا عبدالرحیم گجر، حافظ محمد شیخ عمر، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا قاری محمد یاسین میلسی، مولانا محمد عابد مدنی، مولانا مفتی محمد عبداللہ خیر المدارس، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا طیب، مفتی محمد عمر فاروق، مفتی عامر محمود، مولانا میمون، مفتی عبدالرشید، شیخ محمد عمر، مولانا محمد زکریا نواز، مولانا حبیب اللہ علی پوری، مولانا کلیم اللہ، مولانا قاری محمد یعقوب، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا اسداللہ ضیاء، مولانا محمد امین، جناب عزیز الرحمٰن رحمانی، مولانا محمد بلال، مولانا محمد عثمان، مولانا معاویہ انصاری اور میاں جمشید اجمل سمیت دیگر تمام سیاسی وسماجی رہنما بھی موجود تھے۔ ☆☆

اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

سے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کا خطاب

ضبط وترتیب: مولانا محمد وسیم اسلم، ملتان

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان سیدنا و سندنا ونبینا وحبیبنا و شفیعنا و مولانا محمدا عبدہ ورسولہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آل و اصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا، اما بعد! فقد قال رسول اللہ ﷺ: لایومن احدکم حتی اکون احب الی من نفسی و ولد و مالی والناس اجمعین او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت پیر ناصر الدین خان خاکوانی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرات علماء کرام اور میرے انتہائی عزیز ومحترم بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

یہ میری عظیم خوش قسمتی ہے اور اس کے لئے میں اپنے بزرگ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم کا ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے اس عظیم الشان نبوت کے پروانوں کے اجتماع میں مجھ ناکارہ اور ناچیز کو شرکت کا شرف عطا فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزاء دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔

یہ انسانوں کے سروں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، جو نگاہوں کو سرور اور نور بخش رہا ہے، یہ درحقیقت حضور نبی کریم سرور دو عالم، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امت مسلمہ کی محبت کا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر اور آپ کی ختم نبوت کے عقیدہ پر اپنی جان و مال اور آبرو نثار کرنے والوں کا مجمع ہے۔ ان کے ساتھ شریک ہو جانا اور ان کی رفاقت میں چند لمحے گزار لینا بھی میں ایک عظیم سعادت سمجھتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس عظیم کانفرنس اور اس عظیم اجتماع میں شریک ہونے والے ہر ہر فرد پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر قربان ہونے کا جذبہ عطا فرمائے۔

میں نے ابھی ایک حدیث آپ کے سامنے پڑی ہے جس میں خود رسول کریم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، اس وقت تک وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا جب تک میں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اسے اپنی جان سے، اپنے مال سے، اپنی اولاد سے اور دنیا کے سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔ یہ ایمان کی علامت ہے۔ یہ ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا یہ تقاضا ہے۔

کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن صفات کے ساتھ مبعوث فرمایا ان میں سے ایک ایک صفت کے اوپر بندہ اپنی جان قربان کرے۔ ان صفات میں سے ایک بہت بڑی عظیم صفت یہ تھی کہ سارے انبیاء کرام علیہم السلام جو پہلے تشریف لائے وہ کسی ایک قوم کے لئے آتے تھے، کسی ایک قبیلہ کے لئے آتے تھے، کسی ایک خطہ زمین کے لئے آتے تھے لیکن اللہ جل جلالہ نے حضور نبی کریم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ

اعلان فرمادیا کہ:''وما ارسلناک الا کافة للناس بشیرا و نذیرا'' کہ ہم نے آپ کو صرف عربوں کے لئے نہیں، صرف مکہ والوں کے لئے نہیں، صرف حجاز والوں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔

انسانیت کے مفہوم میں، للناس جمیعا کے مفہوم میں جس طرح وہ لوگ داخل ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں موجود تھے حضرات صحابہ کرام یا دوسرے مسلمان، اسی طرح آپ کے بعد آنے والے لوگ اور جتنی آنے والی نسلیں ہیں وہ سب جمیعا للناس کے اندر داخل ہیں۔ یہ وعدہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت، قیام قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے آپ رسول ہیں اور کوئی شخص جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے، اس کے نبی ہونے کا دعویٰ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے اور اس کو کبھی بھی اسلام کے دائرہ میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علماء کرام نے، داعیان اسلام نے روز روشن کی طرح یہ بات واضح اور مبرہن کردی کہ جو شخص بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوے دار ہو کسی بھی معنی میں، چاہے وہ ظلی کہے، بروزی کہے، عکسی کہے یا کچھ بھی استعارہ استعمال کرے۔ یاد رکھئے! آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا نہیں آسکتا نہیں آسکتا۔

اور اگر کوئی اس کا دعویٰ کرے وہ غیر مسلم ہے، وہ کافر ہے اور کسی طرح بھی اس کو دائرہ اسلام میں برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور علماء کرام کی جدوجہد کے نتیجہ میں پاکستان میں اس حقیقت کو آئینی طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے پاکستان کو یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ اس ملک میں ختم نبوت کا عقیدہ اس کے دستور اساسی کے اندر موجود ہے۔ لیکن یہ لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، یا مسیح موعود، یا مہدی قرار دینے والے لوگ ہیں وہ سارے دنیا میں یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم کیا گیا۔ ہم مظلوم ہیں۔ ہمیں دائرہ اسلام سے خارج کردیا گیا۔ حالانکہ خود ان کا کرنا یہ ہے کہ ہم نے ان کو اسلام سے شاید بعد میں متفقہ طور پر خارج کیا لیکن انہوں نے اپنی نبوت کا آغاز ہی ساری امت مسلمہ کو کافر قرار دے کر کیا اور یہ کہا کہ جو مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لاتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے پوری امت مسلمہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور صرف کفر کا فتویٰ ہی نہیں بلکہ یہ کہا کہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ مانے، اس کی نبوت کا انکار کرے وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ کسی غیر مسلم کو غیر مسلم کہنا یہ کوئی گالی نہیں ہے، یہ تو ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ لیکن کنجریوں کی اولاد کہہ کر ساری امت مسلمہ کو انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک پھیلی ہوئی ساری اسلامی دنیا کو انہوں نے نہ صرف کافر کہا بلکہ کنجریوں کی اولاد قرار دیا۔ تو ظالم وہ ہوئے یا ہم ہوئے؟ مظلوم امت مسلمہ ہے یا وہ جو چھوٹا سا گروہ ہے؟ یقیناً امت مسلمہ مظلوم ہے۔

امت مسلمہ کے کلیجوں کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر حملہ کرکے، آپ کی ختم نبوت پر حملہ کرکے چھلنی کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں امت مسلمہ ان کے ظلم و ستم کا شکار رہی۔ ان کے سیاسی ہتھکنڈوں نے نہ جانے کتنے حریت پسند مسلمانوں کے راستہ میں کانٹے بچھائے۔ انہوں نے راستے بند کئے، ان کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں، روڑے اٹکائے۔ تو ظلم در حقیقت اس شخص نے کیا جس نے سب سے پہلے یہ کہا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی بن کر آیا ہوں۔ بلکہ یہ بکواس کی کہ میں عین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہوں، العیاذ باللہ!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ ہم حق بات کہتے ہیں اور حق بات کا اعلان کرتے ہیں۔ اس میں ہمیں کبھی کوئی شرمندگی نہیں، لیکن ساتھ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بحیثیت ایک مسلمان کے اور بحیثیت شمع نبوت کے پروانے کے جہاں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے اوپر اپنی جان، مال اور آبرو سب کچھ قربان کردو، وہاں ہمیں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ جو لوگ غلط فہمی کی وجہ سے، یا کسی کے بہکانے کی وجہ سے بھٹک گئے ہیں تو ان کو دعوت دینا بھی ہمارا کام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

''ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن'' اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو نصیحت کے ذریعے اور اچھی نصیحت کے ذریعے اور حکمت کے ذریعے، اور جب جدال کا وقت آئے تو ''جادلھم بالتی ھی احسن''

احسن طریقے سے ان کے ساتھ مناظرہ کرو یا مباحثہ کرو یا جدال کرو۔

لہٰذا میں یہ گزارش کرتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان قرار دیتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ پاکستان میں کرنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اگر آپ کسی کو دیکھیں کہ وہ ان کے جال میں پھنس رہا ہے اور ان کے پھیلائے ہوئے فتنے میں مبتلا ہو رہا ہے تو بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو محبت سے، پیار سے اور موعظہ حسن کے ساتھ اسلام کی طرف واپس لانے کی دعوت دیں۔ انہیں واپس لائیں اور ان کو درحقیقت صحیح معنوں میں مسلمان بنائیں۔

میں اس عظیم اجتماع میں جمع ہونے والے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جب بھی آپ کو موقع ملے یا کسی ایسے شخص سے آپ کا مقابلہ ہو جو غلط فہمی کی وجہ سے اس راستے پر پڑ گیا ہے، اس کو دعوت دیں صحیح اسلام کی۔ اس کے لئے الحمدللہ علمائے کرام نے اتنا بڑا لٹریچر فراہم کر دیا ہے کہ اس کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ جب قومی اسمبلی میں یہ معاملہ زیر بحث تھا اس وقت علمائے کرام نے متفقہ طور پر ان کے تمام اعتراضات تمام دلائل کا مدلل جواب دیا اور اس سے پہلے بھی بے شمار سینکڑوں کتابیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ ہر مسلمان کو ان سے باخبر ہونا چاہیے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے مرزائی اگرچہ ان کے مربیوں میں شامل نہ ہوں لیکن وہ اپنے مذہب کی اتنی معلومات رکھتے ہیں کہ اگر کبھی کسی مسلمان سے واسطہ پیش آئے تو وہ اس کو دھوکہ دے کر، دجل سے کام لے کر اس کو غیر مسلم بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ہم میں سے ہر ایک کو بھی اس کام کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اگر موقع عطا فرمائے تو ان کو اسلام کی طرف دعوت دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آج الحمدللہ پاکستان میں تو آئینی طور پر یہ حقیقت تسلیم کر لی گئی اگرچہ بہت سے کلیدی مناصب پر اب بھی بہت سے قادیانی غیر مسلم موجود ہیں لیکن کم از کم آئینی طور پر یہ مسلّم ہے۔ اس لئے یہاں پر لوگوں کو دھوکہ دینے کے مواقع کم ہیں لیکن جب میں کبھی یورپ کے سفر پر جاتا ہوں وہاں میں دیکھتا ہوں کہ جرمنی میں، اٹلی میں، فرانس میں، برطانیہ میں، یورپ کے دوسرے ملکوں میں اور اسی طرح نیوزی لینڈ میں، آسٹریلیا میں اور فجی آئی لینڈ میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہیں اور ان کی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ جاری ہیں۔ ہمارا یہ فریضہ ہے کہ ان لوگوں کو جو ان کے دجل و فریب کا شکار ہوتے ہیں اور ان سے متاثر ہو کر العیاذ باللہ وہ اسلام کی غلط تعبیر کو حق سمجھتے ہیں، ان تک اپنے ختم نبوت کے پیغام کو ان کی زبان میں پہنچائیں، ان کے اسلوب میں پہنچائیں اور ان پر یہ واضح کریں کہ یہ درحقیقت اسلام نہیں ہے بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غداری ہے۔ اس بات کا ان کو فہم عطا کریں ان کو سمجھ عطا کریں۔ ایسا ہم لٹریچر تیار کریں، ایسے ہم داعی تیار کریں جو ان علاقوں میں جا کر ان کی زبان میں ان کی تردید کریں اور لوگوں کا ایمان خطرے میں پڑنے سے بچائیں۔

میں آپ حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم تنظیم ہے اور ایسی تنظیم ہے جس کا بڑا شاندار ماضی ہے۔ اس تنظیم نے الحمدللہ ختم نبوت کے عقیدہ کو مسلمانوں کے دلوں میں مستحکم اور پیوست کرنے کے لئے غیر معمولی جدوجہد کی۔ زبانی انداز میں بھی، تحریر میں بھی، مناظرے اور مجادلہ کے اعتبار سے بھی۔ الحمدللہ اس تنظیم نے ایسی محنت کی ہے جس کے نتیجے میں آج اتنا بڑا عظیم اجتماع ختم نبوت کے نام پر منعقد ہو رہا ہے۔

ابھی قاری محمد حنیف جالندھری صاحب فرما رہے تھے کہ میں نے اس جگہ پر بہت سے اجتماعات دیکھے ہیں لیکن اتنا بڑا اجتماع اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ الحمدللہ اس تنظیم نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کو پیوست کرنے کے لئے عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ اب مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اس تنظیم کے ساتھ تعاون کریں اور ایسا تعاون کریں کہ جس کی بنیاد پر دنیا کے ہر خطے میں ہر ملک میں ان کی شاخیں پائی جائیں اور ان کے داعی جائیں اور ان کا لٹریچر وہاں کی زبان میں تیار کیا جائے۔ اگر آپ حضرات اس تنظیم کے ساتھ تعاون کریں گے، اس تنظیم کو اپنے اوقات دیں گے، اپنا روپیہ دیں گے، اپنا مال دیں گے تو ان شاءاللہ یہ تنظیم اس قابل ہوگی کہ دنیا کے آخری حدود تک اس پیغام کو پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ☆☆☆

سیرتِ خاتم النبیین ﷺ کی اجمالی سیر!

دوسری قسط

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ

وہ کلمات جو آپ ﷺ کھانے سے پہلے اور بعد میں پڑھتے:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کھانا سامنے لایا گیا، میں نے آج تک ایسا کھانا جو ابتداً (کھانے کے وقت) نہایت بابرکت ہو اور ختم (ہونے) کے وقت بالکل بے برکت ہوگیا ہو، کبھی نہیں دیکھا، اس لئے حیرت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”شروع میں ہم لوگوں نے بسم اللہ کے ساتھ کھانا شروع کیا اور اخیر میں فلاں شخص نے بدون بسم اللہ پڑھے کھایا، اس کے ساتھ شیطان بھی شریک ہوگیا۔“

فائدہ: شیطان کا کھانا جمہور علماء کے نزدیک حقیقت پر محمول ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور بسم اللہ کہنا بھول جائے تو کھانے کے درمیان جس وقت یاد آئے: ”بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ“ کہہ لے۔“

حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ”بیٹا! قریب ہوجاؤ اور بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے قریب سے کھانا شروع کرو۔“

فائدہ: کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ کہنا بالاتفاق سنت ہے اور دائیں ہاتھ سے کھانا جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔“

(ترمذی، ج:۲، ص:۱۸۳)

ترجمہ: ”تمام تعریف اُس ذاتِ پاک کے لئے ہے، جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔“

فائدہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان ہونے کو کھانا پر شکریہ کے بعد اس لئے ملا دیا کہ انعامات ظاہریہ کے ساتھ انعامات باطنیہ بھی شامل ہیں یا اس لئے کہ درحقیقت کھانے پینے پر شکر اور حق تعالیٰ کی حمد، اسلام کا ثمرہ ہے، اس لئے اس کو بھی شامل کردیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ بندہ کی اس بات پر بہت رضامندی ظاہر فرماتے ہیں کہ جب وہ ایک لقمہ کھانا کھائے یا ایک گھونٹ پانی پیئے تو حق تعالیٰ شانہ کا اس پر شکر ادا کرے: ”اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ، اَللّٰھُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ“

اکثر احادیث شمائل ترمذی سے ماخوذ ہیں۔

خلق محمدی ﷺ:

اب میں اس جگہ کمالاتِ نبوت اور خصوصیات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہیں کر رہا، بلکہ صرف وہ سادہ حالات لکھنے مقصود ہیں، جن کو کوئی سعادت مند ازلی اپنے لئے نمونہ بنا سکتا ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

”لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔“ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: ”تمہارے لئے بھلی تھی سیکھنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے، لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے اور بعثت نبوت کے زمانہ تک کسی عالم کی صحبت بھی میسر نہ ہوئی تھی، تیر افگنی (تیراندازی)، شہسواری، نیزہ بازی، سجع گوئی اور نسب دانی اس زمانے کے ایسے فنون تھے جنہیں شریف خاندان کا ہر ایک نوجوان حصول شہرت و عزت کے لئے ضرور سیکھ لیا کرتا تھا، مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فنون میں سے کسی کو بھی

اکتساباً حاصل نہ کیا اور نہ کسی فن پر اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرنچ پروفیسر سیڈیو لکھتا ہے:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندہ رُو، ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے، بکثرت ذکر خدا کرنے والے، لغویات سے دُور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے اور بہترین عقل والے تھے۔

انصاف کے معاملے میں قریب اور بعید، آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک برابر تھے۔ (آپ) مساکین سے محبت فرمایا کرتے تھے، غربا میں رہ کر خوش ہوتے، کسی فقیر کو اس کی تنگدستی کے باعث حقیر نہ سمجھتے اور کسی بادشاہ کو بادشاہی کے باعث بڑا نہ سمجھتے، پاس بیٹھنے والوں کی تالیف قلوب فرماتے، جاہلوں کی حرکات پر صبر فرمایا کرتے، صحابہ کرام سے کمال محبت فرماتے، سفید (صاف) زمین پر (بلا کسی مسند و فرش کے) نشست فرمایا کرتے، اپنے جوتے کو خود گانٹھ لیتے، اپنے کپڑے کو خود پیوند لگا لیتے تھے، دشمن اور کافر سے بکشادہ پیشانی ملا کرتے۔‘‘ (کذافی سیرت رحمۃ للعالمین ناقلاعن تاریخ پروفیسر سیڈیو ص:۴۲)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۵ھ) ’’کیمیائے سعادت‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مویشی کو چارا خود ڈالتے، اونٹ باندھتے، گھر میں صفائی کر لیتے، بکری دوہ لیتے، خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھا لیتے، خادم کو اس کے کام و کاج میں مدد دیتے، بازار سے چیز خود خرید لیتے، خود اسے اٹھا لیتے، ہر ادنیٰ و اعلیٰ، خورد و بزرگ کو سلام پہلے کر دیا کرتے، جو کوئی ساتھ ہو لیتا، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چلا کرتے، نیک خو، کریم الطبع، کشادہ رُو تھے، مگر ہنستے نہ تھے، اندوہ گیں تھے، مگر ترش رُو نہ تھے، متواضع تھے، جس میں ادنائیت نہ تھی، بارعب تھے، جس میں دُرشتی نہ تھی، سخی تھے مگر اسراف نہ تھا، ہر ایک پر رحم فرماتے، کسی سے کچھ طمع نہ رکھتے، سر مبارک کو جھکائے رکھتے۔‘‘

حکیم الامت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ’’حجۃ اللہ البالغہ‘‘ صفحہ:۲۸۵ میں فرماتے ہیں:

’’حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو شخص یکبارگی آ جاتا، وہ ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو کوئی پاس آ بیٹھتا، وہ آپ کا فدائی بن جاتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کبھی اُف (ہونہہ) تک نہ کہا، زبان مبارک پر کبھی کوئی گندی بات یا گالی نہ آتی تھی، نہ کسی پر لعنت کیا کرتے، کنبے کی اصلاح اور درستی پر نہایت توجہ فرماتے، ہر شخص اور ہر چیز کی قدر و منزلت سے آگاہ تھے، آسمانی بادشاہی کی جانب ہمیشہ نظر لگائے رکھتے۔‘‘

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مطیع کو بشارت سناتے، عاصی کو ڈراتے، بے خبروں کی پناہ تھے، جملہ کاروبار کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینے والے تھے، نہ درشت خو تھے، نہ سخت گو، چیخ کر نہ بولتے، بدی کا بدلہ بدی سے نہ دیتے، معافی مانگنے والے کو معاف فرمایا کرتے، گناہگار کو بخش دیتے، ان کی تعلیم اندھوں کو آنکھیں اور بہروں کو کان دیتی، غافل دلوں کے پردے اٹھا دیتی ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:

دُر فشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا، آنکھوں بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک خوبی سے آراستہ، جملہ اخلاقِ فاضلہ سے متصف، سکینہ ان کا لباس، نیکوئی اُن کا شعار، تقویٰ ان کا ضمیر، حکمت ان کا کلام، عدل ان کی سیرت، ان کی شریعت سراپا راستی، ان کی ملت اسلام، ہدایت ان کی رہنما ہے وہ ضلالت کو اٹھا دینے والے، گمناموں کو رفعت دینے والے اور مجہولوں کو نامور کر دینے والے تھے۔

سکوت اور کلام:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر خاموش رہا کرتے تھے، بلا ضرورت کبھی گفتگو نہ فرمایا کرتے تھے، نہایت شیریں کلام اور کمال فصیح تھے، گفتگو ایسی دل آویز ہوتی تھی کہ سننے والے کے دل و روح پر قبضہ لیتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف ایسا مسلّمہ تھا کہ مخالف بھی اس کی شہادت دیتے تھے اور جاہل دشمن اسی کا نام سحر و جادو رکھتے تھے، سلسلۂ سخن ایسا مرتب ہوتا تھا کہ کوئی خلل نہ ہوتا تھا، الفاظ ایسی ترتیب سے ادا فرمایا کرتے تھے کہ اگر سننے والا چاہے تو الفاظ کا شمار کر سکتا تھا۔ (کذافی زادالمعاد، ج:۱،ص:۴۷)

ہنسنا، رونا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھل کھلا کر نہ ہنسا کرتے تھے، تبسم ہی آپ کا ہنسنا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات نماز تہجد میں رو پڑا کرتے، کبھی کسی مخلص کے مرنے پر آبدیدہ ہوجاتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم سلام اللہ علیہ زمانۂ شیرخوارگی میں گزر گئے تھے، جب انہیں قبر میں رکھا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ (کذافی الصحاح وغیرہ ذالک)

غذا کے متعلق ہدایت:

رات کو بھوکا سونے سے منع فرماتے اور ایسا کرنے کو بڑھاپے کا سبب فرماتے۔

(کذافی زادالمعاد، ج:۲،ص:۷۸)

قلیل غذا کی رغبت دلایا کرتے کہ معدہ کا ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی حصہ خود معدہ کے لئے چھوڑ دینا چاہئے۔ (کذافی زادالمعاد، ج:۲،ص:۸۷)

پھلوں اور ترکاریوں کا استعمال اُن کی مصلح چیزوں کے ساتھ فرمایا کرتے۔

(کذافی زادالمعاد، ج:۲،ص:۳۵)

(اس حدیث کے متقابل حدیث ”لاعدوی ولا طیرۃ“ ہے، ظاہر ہے کہ متعدی مرض میں بالذات کوئی تاثیر نہیں، ہاں! اگر سبب کے طور پر پرہیز کرے تو مباح و درست ہے)۔

بیمار کو طبیب حاذق سے علاج کرانے کا حکم فرماتے اور پرہیز کا حکم دیتے۔

(کذافی زادالمعاد، ج:۲،ص:۳۵،۳۶)

طبیبِ نادان:

نادان طبیب کو طبابت سے منع کیا کرتے اور اسے مریض کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہراتے، حرام اشیاء کو بطور دوا کے استعمال کرنے سے منع فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہاری (امت کے) لئے شفا نہیں رکھی۔

(کذافی زادالمعاد نقلاً عن البخاری، عن ابن مسعودؓ)

عیادتِ مریض:

صحابہ کرامؓ میں سے جو کوئی بیمار ہوجاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت فرمایا کرتے، عیادت یعنی بیمار پرسی کے وقت مریض کے قریب بیٹھتے، بیمار کو تسلی دیتے: ”لَا بَـأْسَ طَهُوْرٌ“ (یا) ”کَـفَّارَۃٌ اِنْ شَـاءَ اللّٰہُ“ فرمایا کرتے، مریض سے پوچھ لیتے کہ کس چیز کو دل چاہتا ہے؟ اگر وہ شے اس کے لئے مضر نہ ہوتی تو اس کا انتظام کردیا کرتے۔ ایک یہودی کا لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ (کذافی زادالمعاد، ج:۱،ص:۱۴۳)

حالتِ مرض میں دوا کا استعمال فرمایا اور لوگوں کو علاج کرنے کا ارشاد فرماتے۔

خطبہ خوانی:

زمین یا منبر پر کھڑے ہوکر یا شتر و ناقہ پر سوار ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے، جس کا آغاز تشہد سے اور اختتام استغفار پر ہوا کرتا، قرآن مجید کا پڑھنا اس خطبہ میں ضرور ہوتا اور قواعد اسلام کی تعلیم اس خطبہ میں دی جایا کرتی تھی، ایسے خطبے جمعہ کے دن ہی پر موقوف نہ تھے، بلکہ جب ضرورت اور موقع ہوتا، تب ہی لوگوں کو مستفید فرمادیتے۔

فائدہ: علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ: جہال کا قول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ کے وقت تلوار لے کر کھڑا ہونا، یہ اشارہ تھا کہ دین بزورِ شمشیر قائم کیا گیا ہے۔ علامہ مذکور فرماتے ہیں کہ جہال کا قول دو وجوہ سے غلط ہے:

۱:… تلوار پر خطبہ میں ٹیک لگانا ثابت نہیں۔

۲:… خطبہ خوانی کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا اور مدینہ، بذریعہ قرآن کریم فتح ہوا ہے، نہ بذریعہ شمشیر، نیز فرمایا کہ: دین تو وحی سے قائم ہوا ہے۔ (کذافی زادالمعاد)

صدقہ وہدیہ:

صدقہ کی کوئی چیز ہرگز استعمال نہ فرماتے، البتہ ہدیہ قبول فرماتے، مخلصین صحابہ نیز عیسائی اور یہودی جو چیزیں تحفہ بھیجتے، انہیں قبول فرمالیتے، ان کے لئے خود بھی تحفے ارسال فرماتے مگر مشرکین کے ہدایا لینے سے انکار فرماتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس شاہِ مصر کے بھیجے ہوئے خچر پر سواری فرمائی، جنگ حنین کے دن وہی خچر سواری میں تھا، لیکن عامر بن مالک مشرک کے بھیجے ہوئے ہدیہ کو قبول نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ: ”ہم مشرک سے ہدیہ قبول نہیں کرتے۔“ (کذافی زادالمعاد، ج:۲،ص:۱۶۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو قیمتی تحائف آیا کرتے، اکثر اوقات انہیں اپنے صحابہ کرام میں تقسیم فرمادیا کرتے۔

اپنی تعریف:

اپنی ایسی تعریف جس سے کسی دوسرے نبی کی کمی نکلتی ہو، پسند نہ فرمایا کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لا تخیروا بین الانبیاء“ نبیوں کے ذکر میں ایسا طرز اختیار نہ کرو کہ ایک کی دوسرے کے مقابلہ میں کمی نکلتی ہو۔

(کذافی البخاری، عن ابی سعید خدریؓ)

اظہارِ حقیقت یا عقیدہ کی اصلاح:

سیّدنا ابراہیم فرزند رسول کا انتقال ہوگیا، اس روز سورج گرہن بھی ہوا، لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج بھی گہنا یا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع میں خطبہ پڑھا اور فرمایا: سورج اور چاند کسی کے مرنے یا جینے پر نہیں گہنایا کرتے۔ (کذافی البخاری عن مغیرہ بن شعبہؓ)

مصلحتِ عامہ کا لحاظ:

جب قریش نے اسلام سے پہلے کعبہ کی عمارت بنائی تو انہوں نے کچھ تو عمارت ابراہیمی میں سے اندر کی جگہ باہر چھوڑ دی، پھر کرسی اتنی اونچی رکھی کہ زینہ لگانا پڑے اور کعبہ میں دروازہ بھی صرف ایک رکھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: قریش کو مسلمان ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے، ورنہ میں اس عمارت کو گرادیتا اور کعبہ کے جس حصے کو باہر کردیا ہے، اس کو اندر کردیتا اور کعبہ کے دو دروازے رکھتا، ایک آنے کا، ایک جانے کا۔ (کذافی البخاری عن ابن الزبیر عن عائشہؓ)

جب منافقین کے شرانگیز افعال وحرکات حد سے بڑھ گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ انہیں قتل کردینا چاہئے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بے خبر لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے دوستوں کو قتل کرنے لگا۔ (کذافی سیرۃ رحمۃ للعالمین)

بشریت ورسالت:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان احکام کو جو شانِ رسالت سے ظاہر ہوتے، ان افعال واقوال سے جو بطور بشریت صادر ہوتے، ہمیشہ نمایاں طور پر علیحدہ علیحدہ دکھانے کی سعی کرتے۔

ایک دفعہ فرمایا: ''میں بشر ہوں، میرے سامنے جھگڑے آتے ہیں، کوئی شخص دوسرے فریق سے اپنے مدعا کو بہترین طریق پر ادا کرنے والا ہوتا ہے، جس سے گمان ہوجاتا ہے کہ وہ سچا ہے اور میں اُسی کے حق میں فیصلہ کردیتا ہوں، پس اگر کسی شخص کو کسی مسلمان کے حصے میں سے اس فیصلہ کے بموجب کچھ ملتا ہے تو وہ سمجھ لے کہ یہ آگ کا ٹکڑا ہے، اب خواہ لے لے، خواہ چھوڑ دے۔'' (کذافی البخاری کتاب المظالم عن ام سلمہؓ)

بچوں پر شفقت:

بچوں کے قریب سے گزرتے تو ان کو خود ''السلام علیکم'' کہا کرتے۔ (کذافی البخاری عن ابن عباسؓ، کتاب الطلاق)

ان کے سر پر ہاتھ رکھتے، انہیں گود میں اٹھالیتے۔ (کذافی المشکوٰۃ)

بوڑھوں پر عنایت:

فتح مکہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے بوڑھے، ضعیف اور فاقد البصر (نابینا) باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت اسلام کرانے کے لئے لائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے بوڑھے کو کیوں تکلیف دی؟ میں خود ان کے پاس چلا جاتا!۔''

اربابِ فضل کی قدرو منزلت:

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جو غزوۂ خندق میں سخت زخمی ہوگئے تھے، یہودیانِ بنی قریظہ نے اپنا حَکم اور منصف تسلیم کرکے بلایا تھا، جب وہ مسجد تک پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ سے، جو قبیلۂ اوس کے تھے، فرمایا: ''قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِ کُمْ'' (اپنے سردار کی پیشوائی کو جاؤ) لوگ گئے اور آگے بڑھ کر ان کو لے آئے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اسلام کی تائید اور مخالفین کے جواب میں اشعار نظم کرکے لاتے تو ان کے لئے مسجد میں منبر رکھ دیا جاتا، جس پر چڑھ کر وہ اشعار پڑھا کرتے۔

خادم سے برتاؤ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دس سال تک مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، اس عرصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ان سے یہ نہ کہا کہ: ''یہ کام کیوں کیا؟، یہ کیوں نہ کیا؟'' ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں دعا فرمائی:

''اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ مَا اَعْطَیْتَہٗ۔''

ترجمہ: ''الٰہی! اسے مال بھی بہت دے اور اولاد بھی بہت دے اور جو کچھ اسے عطا کیا جائے، اس میں برکت بھی دے۔''

ادب وتواضع:

۱:... آپ ﷺ مجلس میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے۔

۲:... جو کوئی مل جاتا، اسے سلام پہلے خود کردیتے۔

۳:... مصافحہ کے لئے پہلے خود ہاتھ پھیلادیتے۔

۴:... صحابہ کرامؓ کو کنیت کے نام سے پکارتے (عرب میں عزت سے بلانے کا یہی طریقہ ہے)۔

۵:... کسی کی بات کبھی قطع نہ فرماتے۔

۶:... اگر نماز نفل میں ہوتے اور کوئی شخص پاس آبیٹھتا تو نماز کو مختصر کردیتے، اور اس کی

ضرورت پوری کر دینے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۷:... اکثر متبسم رہتے (یعنی باوجود کثیر الحزن ہونے کے لوگوں سے متبسم رہتے)۔

(کذا فی الشفا، قاضی عیاضؒ)

۸:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ناقہ کا نام عضبا تھا، کوئی جانور اس سے آگے نہیں بڑھ سکا تھا، ایک اعرابی اپنی سواری پر آیا اور عضبا سے آگے نکل گیا، مسلمانوں پر یہ شاق گزرا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خدا تعالیٰ کی دنیا میں سنت یہی ہے کہ کسی کو اٹھاتا ہے تو اسے نیچا بھی دکھاتا ہے۔''

۹:... ایک شخص آیا، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ کو ''یا خیر البریہ'' (بہترین خلق) کہہ کر بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذاک ابراھیم'' یہ شان تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔

۱۰:... ایک شخص حاضر ہوا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت سے کانپ گیا، حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ پروا نہ کرو! میں بادشاہ نہیں ہوں، میں قریش کی ایک غریب عورت کا فرزند ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔''

(کذا فی صحیح البخاری)

(جاری ہے)

مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کو ہم سے بچھڑے اکتالیس برس کا عرصہ بیت چکا ہے مگر اُن کے افکار آج بھی تر و تازہ پھولوں کی طرح مہک رہے ہیں اور خوشبو بکھیر رہے ہیں۔ مولانا مفتی محمودؒ ایک جید عالم دین، ایک ذہین سیاستدان، ایک قابل فکر محب وطن، عظیم فقیہ و شیخ الحدیث اور عظیم مفسر قرآن تھے۔ اُن کی لازوال خدمات کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک گاؤں عبدالخیل سے تعلق رکھنے والے اس فقیر منش کو دنیا نے اُس وقت پہچانا جب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو ان کے ہاتھوں انتخابات میں شکست سے دو چار ہونا پڑا اور پھر جب پاکستان قومی اتحاد کی قیادت اس مردِ جری کے کاندھوں پر آئی تو تمام جماعتوں کے قائدین ہاتھ باندھے اس عظیم قائد کے پیچھے کھڑے تھے۔ مزاج میں سادگی، ہر کام میں اسوۂ نبوی کی جھلک، نرم اندازِ گفتگو، دلائل سے بھرپور کلام، معاملہ فہمی اُن پر ختم تھی۔ اُن کے معاصرین ان کی تمام تر صلاحیتوں کے نہ صرف قائل بلکہ معترف تھے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کو جن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا وہ اپنے وقت کے سر کردہ علماء ہونے کے ساتھ ساتھ تحریک آزادی کے سرگرم مجاہد اور شب زندہ دار اہل اللہ بھی تھے۔ اپنے اسلاف کی طرح مفتی محمودؒ بھی علم، عمل اور جذبۂ جہاد کا حسین مرقع تھے۔ وہ اپنے وقت کے بڑے محدثین میں شمار ہوتے تھے، مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے ان کا تعلیمی دور ایک مثالی دور تھا۔ حدیث اور اس کے متعلقات پر مفتی صاحبؒ کی پُر مغز گفتگو بالخصوص عصری مسائل پر ان کی مضبوط گرفت انہیں اپنے معاصر محدثین سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ فقیہ النفس مفتی تھے، ان کے تفقہ و ادراک، نظر کی دقت و وسعت اور تحقیق کی صلاحیت پر معاصرین ان کی زندگی میں خراجِ تحسین پیش کر چکے ہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی فرماتے ہیں: ''مفتی صاحبؒ مسائل کے سلسلے میں تنگ نظر نہ تھے کہ اس میں کوئی لچک ہی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اتنے وسیع نظر تھے کہ حلال و حرام کی تمیز ختم کر دیں، درمیانی طور پر جتنی مسئلے میں گنجائش ہوتی رعایت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فقہ میں بہت مقام عطا فرمایا تھا اور اہل فتویٰ کی حیثیت سے ان کی رائے کو مستند سمجھا جاتا تھا۔ مفتیانِ کرام میں ان کا ایک خاص مقام تھا اور وہ مجلس میں ہمیشہ اپنے علم اور فضل کی بنا پر بھاری پڑتے تھے اور ان کا اندازِ بیان بہت ہی زیادہ دلکش ہوتا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو استدلال کی جو قوت و صلاحیت عطا فرمائی تھی اس کا اعتراف سب حلقوں میں کیا جاتا تھا انہوں نے پاکستان کی سیاست میں جو ایک عرصہ سے سادگی، اصول پرستی، شرافت اور دیانت سے ناآشنا ہو چکی تھی انہی سنہری اصولوں کو اپنی سیاست کی بنیاد بنایا اور پھر ان کو وضع سے نبھایا کہ حق پرستی کی روایات ایک بار پھر نئے وجود سے مشرف ہو کر تاریخ کے ماتھے کا جھومر بنیں۔ یہ مفتی صاحبؒ کی سادگی تھی کہ قومی اسمبلی کے ممبر سے لے کر وزیر اعلیٰ اور قائد حزبِ اختلاف تک کئی مناصب پر فائز ہوئے لیکن اپنا اور گھر کا معیارِ زندگی وہی رکھا جو ابتداء سے چلا آ رہا تھا۔ کیا مجال ان مناصب میں کوئی منصب مفتی صاحبؒ کے گھر کے ماحول، ان کے رہن سہن، ان کے بچوں کے لباس اور خورونوش کے معیار اور طرز میں کوئی تبدیلی لا سکے ہوں۔ اقتدار اور لیڈری کا نشہ نہ ان پر طاری ہوا اور نہ انھوں نے اسے اپنے بچوں کے قریب آنے دیا۔

مفتی صاحبؒ جب صوبہ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ بنے تو اس وقت قومی اسمبلی کے ممبر بھی تھے، کہنے لگے کہ بیک وقت دو تنخواہیں لینا ٹھیک نہیں ہے، بحیثیت ایم این اے تنخواہ وصول کرتے رہے مگر وزیر اعلیٰ کی تنخواہ وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ جماعتی زندگی کا یہ عالم تھا کہ وہ جماعت کے قائد تھے اور تمام تر سرگرمیاں جماعت ہی کے لئے تھیں۔ وہ دورے بھی کرتے رہے، ہوائی جہاز کا سفر بھی شب و روز رہتا تھا اور دیگر اخراجات بھی ہوتے تھے مگر خال خال مواقع کے علاوہ یہ تمام اخراجات اپنے وسائل سے پورے کرتے اور جماعت سے تقاضا بھی نہ ہوتا۔ ایوب خان کے دور میں مناصب کی پیشکش ہوئی مگر اصولوں کو قربان کرنے پر تیار نہ ہوئے۔

شرافت و دیانت کی کیفیت یہ تھی کہ اپنے بڑے سے بڑے مخالف کے ساتھ بھی اختلاف کا اظہار ایک دائرے میں رہ کر کرتے، اختلاف کو ذاتی مخالفت کا رنگ دینے سے گریز کرتے اور اختلاف بھی طعن و اعتراض کی زبان میں نہ ہوتا بلکہ دلائل و براہین کے حوالے سے بات کرتے۔ الغرض مولانا مفتی محمودؒ نے پاکستان کی قومی سیاست میں یہ اثر چھوڑا کہ اسلام کی وکالت کو مرعوبیت، جھجک اور خوف و ملامت کے دائرہ سے نکال کر اعتماد، بے باکی اور جرأت کی شاہراہ پر گامزن کیا۔ اور سیاسی زندگی میں سادگی، اصول پرستی اور شرافت کی قدیم روایات کو از سر نو زندہ کر کے آنے والی نسلوں کے لئے نشانِ راہ قائم کر دیئے۔

(حافظ خرم شہزاد، گوجرانوالہ)

سیاسی قیادت اور سیرتِ نبوی

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

بعد الحمد والصلوٰۃ اسلام دین فطرت ہے۔ دین ومذہب کے اعتبار سے، عقیدہ و ایمانیات کے اعتبار سے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کے اعتبار سے تمام انبیاء کا مشترکہ دین ہے، یہ دین حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوا۔ انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے ادوار میں حالات کی ضروریات کے تحت انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں قائدانہ کردار ادا کرتے رہے۔ دین اسلام میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں اور زمانوں کا احاطہ کیا ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکمیلِ دین کا اعلان کیا تو انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ باقی نہیں رہا تھا جس میں انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی کا سامان باہم نہ پہنچا دیا گیا ہو۔

سیاست بھی انسانی سوسائٹی کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ سیاست کسے کہتے ہیں؟ قوم کی اجتماعی قیادت کرنا، ان کے لئے نظام حکومت قائم کرنا، اس نظام حکومت کا نظم اچھے طریقے سے چلانا اور اجتماعی معاملات میں قوم کی راہنمائی کرنا، اسے سیاست کہتے ہیں۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے اس شعبے میں بھی وحی الٰہی کی بنیاد پر انسانیت کی راہنمائی کی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ فرمایا ہے جو اپنے اپنے دور میں وقت کے حکمران بھی تھے اور دینی و مذہبی معاملات میں قائد بھی تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے جنہوں نے اپنی قوم کو فرعون سے آزادی دلانے کے لئے جدوجہد کی اور بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے چھٹکارا دلوا کر ان کی حکومت قائم کی، اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ کے طور پر آتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر ہے کہ وہ اپنے دور میں پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے، اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر آتا ہے کہ وہ اپنے دور میں پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے ایسی بادشاہت جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگ کر لی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی بادشاہت کے لئے دعا مانگا کرتے تھے: ”قال رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب“ (سورۃ ص:۳۵) کہا کہ اے میرے رب مجھے معاف کردے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی اور کو میسر نہ ہو آپ بڑے عطا کرنے والے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت ایسی تھی جو انسانوں پر تو تھی ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ جنوں پر بھی تھی، ہوا پر بھی تھی اور پرندوں پر بھی تھی۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سینکڑوں کی تعداد میں ایسے گزرے ہیں جو اپنے وقت میں پیغمبر بھی تھے اور حکمران بھی، چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاسی راہنمائی کو بھی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے فرائضِ منصبی میں ذکر فرمایا ہے۔

سیرت طیبہ کے حوالے سے دو باتیں بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ پہلی یہ کہ پوری نسل انسانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا زندگی کے کسی شعبے کی کوئی شخصیت ایسی نہیں ہے جس کے حالات زندگی اس قدر تفصیل کے ساتھ اور اس قدر اعتماد کے ساتھ ریکارڈ پر محفوظ ہوں۔ نہ سیاست کے شعبے میں، نہ قانون کے شعبے میں، نہ تجارت کے شعبے میں، نہ مذہب کے شعبے میں، نہ علم وفلسفے کے شعبے میں اور نہ ہی زندگی کے کسی اور شعبے میں۔ تاریخ انسانی میں کوئی دوسری شخصیت ایسی نہیں ہے جس کی زندگی کے ایک ایک مرحلے کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہوں۔ دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا پوری نسل انسانی میں کوئی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ جس کی شخصیت اس قدر جامع ہو کہ زندگی کے ہر شعبے میں اس سے راہنمائی ملتی ہو، یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک ہے۔

ایک جامع شخصیت:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اس قدر جامع ہے کہ اس میں انسانی زندگی کے ہر

کردار کا نمونہ ملتا ہے۔ آپ ایک امین بھی تھے کہ مکہ کے لوگ اپنی امانتوں کو آپ کے پاس محفوظ رکھتے تھے۔ آپ ایک حکم ومنصف بھی تھے کہ عرب قبائل کے درمیان حجر اسود کی تنصیب کا معاملہ کس خوش اسلوبی سے طے فرمایا۔ آپ تاجر بھی تھے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تجارتی قافلے دوسرے ملکوں میں لے کر جاتے اور تجارت کرتے تھے۔ آپ ایک مبلغ بھی تھے کہ لوگوں کو نیکی اور اچھائی کی طرف بلاتے اور بدی و برائی سے روکتے تھے۔ حق وباطل کی لڑائی میں آپ ایسے فوجی کمانڈر بن کر ابھرے کہ اِس پر تاریخ میں مستقل کتابیں لکھی گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منصب انصاف پر فائز تھے کہ آپ قاضی اور جج بھی تھے، خود آپ کے پاس بھی مقدمات آتے تھے جن کے آپ فیصلے سنایا کرتے تھے، اور پھر باقی قاضیوں کے پاس جو مقدمات آتے ان کے فیصلوں پر اپیلیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتی تھیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فیصلے فرمایا کرتے تھے۔ آپ ایک سیاسی لیڈر بھی تھے کہ مختلف قبائل کے وفود آپ کے پاس آتے تھے جن سے آپ مذاکرات اور گفتگو فرماتے تھے۔ آپ اپنی ریاست کے سب سے بڑے ڈپلومیٹ سب سے بڑے سفارت کار بھی تھے کہ آپ دوسری قوموں کے ساتھ تعلقات اور معاملات کو بھی نبھاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریاست کے منتظم اعلیٰ بھی تھے کہ ریاست کے داخلی معاملات کے متعلق فیصلے بھی آپ خود فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے امام بھی تھے کہ آپ نماز خود پڑھاتے تھے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خطیب بھی تھے کہ خطبۂ جمعہ اور دیگر خطبات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

یہ میں نے انسانی زندگی کے ان اہم کرداروں میں سے چند کا ذکر کیا ہے جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبھائے۔ پھر ایسا بھی نہیں تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شعبے میں اچھے تھے اور دوسرے شعبے میں خدانخواستہ کمزور تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر تھے اور افضل الانبیاء تھے، اللہ تعالیٰ نے جو شعبہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کارکردگی کا معیار انتہا پر تھا، یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت ہے۔

خلفاء اسلام، نبوی ذمہ داریوں کے وارث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون بعدی خلفاء'' کہ بنی اسرائیل کے انبیاء اپنی قوموں کے پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی قائد بھی تھے، جب ایک نبی دنیا سے تشریف لے جاتے تو دوسرے نبی ان کی جگہ آجاتے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جگہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے لی، بنی اسرائیل میں یہ تسلسل چلتا رہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح اپنی قوم کے سیاسی قائد تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف امت مسلمہ کے قائد تھے بلکہ آپ نسلِ انسانی کے بھی سب سے بڑے سیاسی قائد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ بات فرمائی ''لا نبی بعدی'' کہ پہلے انبیاء میں تو تسلسل تھا اور نبوت جاری تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ سوال یہ ہوا کہ جب آپ کے بعد نبی کوئی نہیں آئے گا تو یہ خلا کون پُر کرے گا، آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اس لئے آپ کے بعد سیاسی قیادت کا مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ پھر آپ نے فرمایا ''فسیکون بعدی خلفاء'' کہ میرے بعد یہ منصب اور ذمہ داری خلفاء نبھائیں گے، یعنی میرے بعد خلافت کا نظام ہوگا اور خلفاء کا سلسلہ ہوگا جو نبوی ذمہ داریوں کو سنبھالیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں زندگی کے باقی شعبوں میں راہنمائی کی ہے وہاں آپ نے اپنی امت کی سیاسی قیادت بھی کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سیرت وسنت کے حوالے سے اجتماعی نظام دیا ہے جسے نظام خلافت کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اس نظام کی تعلیم وتکمیل کے مراحل پر مشتمل ہے جبکہ خلافت کا یہ نظام اپنی آب وتاب کے ساتھ خلافت راشدہ کے دور میں جلوہ گر نظر آتا ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو ایک حکومتی نظام دیا، حکومتی نظام کو چلانے کے لئے راہنما اصول دیے اور اس کے لئے قیادت تیار کی۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر تاریخ اسلام میں مستقل تصانیف تحریر کی گئی ہیں لیکن میں سربراہِ مملکت اور نظام حکومت کے حوالے سے دو بنیادی اصولوں پر گفتگو کرنا چاہوں گا۔

(۱) پہلا اصول یہ کہ حاکم وقت کا معیارِ زندگی معاشرے کے ایک عام آدمی کے معیارِ زندگی کے مطابق ہونا چاہئے۔

(۲) دوسرا اصول یہ کہ معاشرے کے ہر فرد، بالخصوص اصحاب علم و دانش کو حاکم وقت کے احتساب کا حق ہونا چاہئے۔

سربراہِ مملکت کا معیارِ زندگی:

حاکم وقت کو اپنی رعیت کی نظر میں کیسا ہونا چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طرز زندگی سے خود بھی اِس کی مثال پیش کی اور آپ کے بعد اصحابِ خلافت راشدہ نے بھی اسی طرز کا معیارِ زندگی برقرار رکھا۔ جناب رسالت مآب نے اپنے دور کے سب سے کمزور طبقے کے برابر اپنا معیارِ زندگی رکھا، اس پر علماء کرام نے اور صوفیاءِ عظام نے مستقل کتابیں لکھی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کئی کئی دن تک آگ نہیں جلتی تھی، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خاندان نبوت میں ہم نے معمولی قسم کی کھجوریں تین دن مسلسل پیٹ بھر کر کھائی ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے تو کیا زندگی کی سہولتیں حاصل نہ کر سکتے تھے؟ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیغمبر ہوتے ہوئے، کمانڈر انچیف ہوتے ہوئے، چیف جسٹس ہوتے ہوئے، منتظم اعلیٰ ہوتے ہوئے اور حاکم وقت ہوتے ہوئے اپنا معیارِ زندگی معاشرے کے عام طبقے کے برابر رکھا۔ آپ خیال فرمائیے کہ اِس معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر حساس تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سب کے ساتھ ایسا معاملہ ہوتا تھا کہ کسی اور خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ نہ ہوتا ہوگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے معاملے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

حضور ﷺ کا معیارِ زندگی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج کے ساتھ زندگی میں ایک مرتبہ ناراضگی کا مرحلہ آیا جس کی وجہ یہ تھی کہ غزوۂ خیبر میں جب مالِ غنیمت ہاتھ آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے گھروں میں خوشحالی آئی اور معاشی صورت حال میں آسانی پیدا ہوئی جس کی بدولت سے معیارِ زندگی کچھ بہتر ہوا۔ ازواج مطہرات نے آپس میں مشورہ کیا کہ لوگوں کے گھروں میں تو سہولتیں آئی ہیں ہمارے گھروں میں بھی آنی چاہئیں۔ آپس میں صلاح مشورہ کر کے طے کیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائیں گے تو آپس میں سب اکٹھی ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کریں گی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک زوجہ محترمہ کے گھر میں آئے تو پروگرام کے مطابق سب ازواج وہاں اکٹھی ہوگئیں، انہوں نے اپنا مدعا بیان کرنے کے لئے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنا ترجمان بنایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی گفتگو اس انداز سے کی کہ یا رسول اللہ! ہمارا زیادہ وقت پھٹے ہوئے کپڑے سینے سلانے میں گزر جاتا ہے اگر تھوڑی سہولت ہمیں بھی حاصل ہو جائے تو اچھی زندگی گزار سکیں گی اور اطمینان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں گی، باقی لوگوں کے گھروں میں اگر سہولت آئی ہے تو ہمارے گھروں میں بھی آنی چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض ہوگئے کہ تم لوگوں نے یہ سوال کیوں کیا، اور قرآن کریم نے اس پر وعید اتاری ”یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا“ (سورۃ الاحزاب:۲۸) کہ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور اس کی آسائش منظور ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے پیغمبر ان سے کہہ دیجئے کہ اگر دنیا چاہئے تو اِس گھر میں نہیں ملے گی یہاں تو اسی طرح گزارا کرنا ہوگا۔ ایک ریاست کے سربراہ کے طور پر یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم پہلو تھا۔ اور پھر خیال فرمایئے کہ اس کی پیروی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں کیسے ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے جانشینوں نے اس طرز عمل کی پیروی کیسے کی؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا معیارِ زندگی:

حضرت صدیق اکبرؓ اپنے ذریعہ معاش کے لئے مدینہ کی نواحی بستیوں میں کپڑے بیچا کرتے تھے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام کے خلیفۂ اول منتخب ہوئے، منصب خلافت سنبھالنے کے بعد دوسرے دن کپڑوں کی گٹھڑی اٹھائے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت عمر فاروقؓ سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا خلیفۂ رسول اللہ کہاں جا رہے ہیں؟ اس زمانے میں امیر المؤمنین کی اصطلاح استعمال نہیں ہوتی تھی یہ اصطلاح حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں آئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ کپڑے بیچنے جا رہا ہوں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ تو خلیفۃ المسلمین ہیں اگر آپ کپڑے بیچنے نکل پڑیں گے تو مسلمانوں کے معاملات کون نمٹائے گا۔ آپ کی عدم موجودگی میں کسی ملک کا وفد آ گیا یا کوئی مقدمہ آ گیا یا کوئی ریاستی مسئلہ درپیش ہوا تو اسے کون نمٹائے گا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر میں مسجد میں بیٹھ گیا تو بچے کہاں سے کھائیں گے، میرا تو یہ ذریعہ معاش ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جناب آپ گھر تشریف لے جایئے میں اصحابِ شوریٰ کو اکٹھا کر

کے اِس مسئلے کا حل تلاش کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ اصحابِ شوریٰ کے گھروں میں گئے اور سب کو مسجدِ نبوی میں اکٹھا کیا۔ خلافت راشدہ کے قیام کے بعد سب سے پہلا اجلاس اِسی مسئلے پر ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مسئلہ پیش کیا کہ میں نے راستے میں خلیفۃ المسلمین کو دیکھا کہ گٹھڑی اٹھائے کپڑا بیچنے جا رہے تھے، یہ بال بچے دار ہیں اگر یہ کام نہیں کریں گے تو بچے کہاں سے کھائیں گے۔ اس لئے ہمیں بیت المال سے خلیفۃ المسلمین کے لئے تنخواہ مقرر کرنی چاہیے۔ چنانچہ سب اس بات پر متفق ہوگئے کہ خلیفۃ المسلمین کے لئے بیت المال سے تنخواہ مقرر ہونی چاہیے، پھر اس بات پر بحث ہوئی کہ خلیفۃ المسلمین کی تنخواہ کتنی ہونی چاہیے؟ اس وقت کے امیر المؤمنین بیک وقت حاکم وقت بھی تھے، چیف جسٹس بھی تھے اور افواج کے کمانڈر بھی تھے، تمام بڑے بڑے عہدے ان کے پاس تھے۔ تنخواہ کے متعلق مختلف آراء سامنے آئیں لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رائے پر فیصلہ ہوا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک عام آدمی کا تخمینہ لگایا جائے کہ اس کا خرچہ کتنا ہے اس کے مطابق خلیفۃ المسلمین کی تنخواہ مقرر کردی جائے۔ یہ وہی اصول تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا تھا کہ حاکم وقت کا معیارِ زندگی عام آدمی کے برابر ہونا چاہیے۔

حضرت ابوبکرؓ کی تنخواہ کتنی مقرر ہوئی؟ اس کا اندازہ اس واقعے سے لگائیے کہ تاریخ میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کے آخری عرصے میں عید کا وقت قریب آرہا تھا۔ زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ یا خلیفۃ المسلمین! عید کا دن قریب آرہا ہے عید کے دن بچوں کے لئے کچھ میٹھا پکانے کا بندوبست کرنا چاہیے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میرے پاس تو اِس کی گنجائش نہیں ہے مجھے تو بیت المال سے جو راشن ملتا ہے میں اس سے زیادہ نہیں لے سکتا اور میرا اپنا کوئی کاروبار نہیں ہے اس لئے یہ خیال رہنے ہی دو۔ اہلیہ نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں اپنے طور پر انتظام کروں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا، ٹھیک ہے اگر کر سکتی ہو تو کرلو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد عید کا دن آیا اور حضرت ابوبکرؓ تیاری کر کے عید گاہ کی طرف جانے لگے تو دیکھا کہ اہلیہ نے میٹھا پکایا ہوا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے پوچھا یہ بندوبست کہاں سے کیا ہے ہمارے پاس تو اس کی گنجائش نہیں تھی۔ اہلیہ نے جواب دیا کہ ہمارے گھر میں بیت المال سے راشن کا جو آٹا روزانہ آتا ہے، میں نے اس میں سے ایک مٹھی آٹا الگ کرنا شروع کردیا تھا۔ چند دنوں میں اتنا آٹا ہوگیا کہ اس میں سے آدھا آٹا بازار میں بیچ کر میں نے گڑ اور تیل منگوایا، باقی آدھا آٹا اس میں گوندھ کر حلوہ بنالیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا ابھی تک کسی نے کھایا تو نہیں؟ جواب ملا نہیں ابھی کسی نے نہیں کھایا۔ فرمایا دیگچی لاؤ، آپ نے دیگچی منگوا کر اٹھائی اور چل دیے۔ حضرت ابوعبیدہ عامر بن الجراحؓ جو بیت المال کے انچارج تھے ان سے جا کر فرمایا کہ ابوعبیدہ! یہ حلوہ ابوبکر کے گھر والوں کا حق نہیں ہے بلکہ یہ مدینہ منورہ کے یتیموں اور بیواؤں کا حق ہے۔ اور سنو! آج کے بعد میرے گھر میں ایک مٹھی آٹا کم بھیجا کرنا کیونکہ ہمارا گزارا ایک مٹھی کم آٹے سے بھی ہوجاتا ہے۔ دنیا کے کس خطے کا کس مذہب کا کس نظام کا کونسا حکمران ہے جو اس کی مثال پیش کرسکے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء نے حکمرانی کا یہ معیار بتایا کہ حکمرانی برتری اور فخر کا نہیں بلکہ فریضے اور ذمہ داری کا نام ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا معیارِ زندگی:

ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ بیمار ہوگئے۔ طبیب آئے حال احوال دیکھا نبض دیکھی اور بتایا کہ انتڑیاں خشک ہوگئی ہیں کچھ دن زیتون کا تیل استعمال کریں یہی آپ کا علاج ہے۔ فرمایا میرے گھر میں تو زیتون کا تیل نہیں ہے۔ کسی نے بتایا کہ بیت المال میں زیتون کا تیل موجود ہے۔ فرمایا اچھا! بیت المال میں زیتون کا تیل ہے، ابوعبیدہؓ کو بلائیں۔ پوچھا عبیدہ بیت المال میں زیتون کا تیل ہے؟ بتایا، جی حضرت! موجود ہے۔ پوچھا کتنا ہے؟ بتایا کہ حضرت! بہت ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہ تیل مدینہ منورہ کے سب لوگوں میں تقسیم کیا جائے تو میرے حصے میں کتنا آتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت پھر وہ اتنی مقدار کا نہیں ہوگا کہ کھانے کے قابل ہو۔ آپؓ نے فرمایا بس اس سے زیادہ حق میرا بیت المال پر نہیں ہے۔ بیت المال کی چیز مدینہ منورہ کے لوگوں میں برابر تقسیم ہو کر جو حصہ میرے حصے میں آتا ہے بس وہی میرا حق ہے اس سے زیادہ میں نہیں لے سکتا۔ طبیب نے کہا کہ حضرت! بطور قرض لے لیں۔ پوچھا کیا تم ضمانت دیتے ہو کہ اگر میں قرض نہ ادا کرسکا تو تم ادا کرو گے؟

میں نے عرض کیا کہ خلفائے راشدین نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق نظام حکومت کی ایسی مثال پیش کی کہ دنیا کا کوئی نظام اسے دہرا نہ سکا۔ یہ اللہ کے رسول کی حکمت تھی کہ حاکم وقت عام آدمی کے معیار کے مطابق زندگی گزارے گا تو عام لوگوں کی مشکلات و مسائل سے آگاہ ہوگا اور انہیں حل کرنے کی فکر کرے گا۔ (جاری ہے)

عقیدۂ ختم نبوت.... قرآن واحادیث کی روشنی میں

نویں قسط

پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ

۶:... علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ (۴۶۷ھ تا ۵۳۵ھ) تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں:

''اگر تم کہو کہ نبی آخری نبی کیسے ہوئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں نازل ہوں گے؟ تو میں کہوں گا کہ آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا، اس معنی میں ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنائے جاچکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدیہ کے پیرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، گویا کہ وہ آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہیں۔'' (ج:۲،ص:۲۱۵)

۷:... قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

''جو شخص خود اپنے حق میں نبوت کا دعویٰ کرے یا اس کو بات کو جائز رکھے کہ آدمی نبوت کا اکتساب کرسکتا ہے اور صفائی قلب کے ذریعہ سے مرتبۂ نبوت کو پہنچ سکتا ہے، جیسا کہ بعض فلسفی اور غالی صوفی کہتے ہیں اور اسی طرح جو شخص نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے، مگر یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے.... ایسے سب لوگ کافر اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والے ہیں کیونکہ آپ نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آپ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں اور تمام انسانوں کی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر مفہوم پر محمول ہے۔ اس کے معنی ومفہوم میں کسی تاویل وتخصیص کی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا ان تمام گروہوں کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شک نہیں، بربنائے اجماع بھی اور بربنائے نقل بھی۔''

(شفا، ج:۲، ص:۲۷۰،۲۷۱)

۸:... علامہ شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۵۴۷ھ) اپنی مشہور کتاب ''الملل والنحل'' میں لکھتے ہیں:

''اور اسی طرح جو کہے.... کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے (بجز عیسیٰ علیہ السلام کے) تو اس کے کافر ہونے میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہیں ہے۔'' (ج:۳، ص:۲۴۹)

۹:... امام رازی رحمۃ اللہ علیہ (۵۴۳ھ تا ۶۰۶ھ) اپنی تفسیر کبیر میں آیت خاتم النبیین کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس سلسلۂ بیان میں و خاتم النبیین اس لئے فرمایا کہ جس نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی ہو وہ اگر نصیحت اور توضیح احکام میں کوئی کسر چھوڑ جائے تو اس کے بعد آنے والا نبی اسے پورا کرسکتا ہے مگر جس کے بعد کوئی آنے والا نبی نہ ہو وہ اپنی امت پر زیادہ شفیق ہوتا ہے اور اس کو زیادہ واضح رہنمائی دیتا ہے، کیونکہ اس کی مثال اس باپ کی ہوتی ہے جو جانتا ہے کہ اس کے بیٹے کا کوئی ولی وسرپرست اس کے بعد نہیں ہے۔'' (ج:۶، ص:۵۷۱)

۱۰:... علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۶۸۵ھ) اپنی تفسیر ''انوار التنزیل'' میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخری نبی ہیں جس نے ان کا سلسلہ ختم کردیا جس سے انبیاء علیہم السلام کے سلسلے پر مہر کردی گئی۔ (تفسیر انوار التنزیل)

لکھتے ہیں:

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخری نبی ہیں جس نے ان کا سلسلہ ختم کردیا یا جس سے انبیاء علیہم السلام کے سلسلے پر مہر کردی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہونا، اس ختم نبوت میں قادح نہیں ہے، کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ ہی کے دین پر ہوں گے....‘‘ (ج:۴،ص:۱۶۴)

۱۱:... علامہ حافظ الدین النسفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۷۱۰ھ) اپنی تفسیر ’’مدارک التنزیل‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں... یعنی نبیوں میں سب سے آخری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنائے جاچکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدیہ پر عمل کرنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے گویا کہ وہ آپ کی امت کے افراد میں سے ہیں۔‘‘ (ص:۴۷۱)

۱۲:... علامہ علاؤالدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر ’’خازن‘‘ میں لکھتے ہیں:...

’’وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ‘‘ یعنی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کردی (سورۂ احزاب:۴۰)، اب نہ آپ کے بعد کوئی نبوت ہے نہ آپ کے ساتھ کوئی اس میں شریک... ’’وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا‘‘ یعنی: یہ بات اللہ کے علم میں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ (الاحزاب:۴۰) (ص:۴۷۱،۴۷۲)

۱۳:... علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۷۷۴ھ) اپنی مشہور معروف تفسیر میں لکھتے ہیں:

’’پس یہ آیت اس باب میں نص صریح ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور جب آپ کے بعد نبی کوئی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہے، کیونکہ رسالت کا منصب خاص ہے اور نبوت کا منصب عام، ہر رسول نبی ہوتا ہے، مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا... حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس مقام کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے خواہ وہ کیسے ہی خرق عادت اور شعبدے اور جادو اور طلسم اور کرشمے بنا کر لے آئے... یہی حیثیت ہر اس شخص کی ہے جو قیامت تک اس منصب کا مدعی ہو۔‘‘ (ج:۳،ص:۴۹۳،۴۹۴)

۱۴:... علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۹۱۱ھ) ’’تفسیر جلالین‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا‘‘ یعنی: اللہ اس بات کو جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آپ کی شریعت ہی کے مطابق عمل کریں گے۔‘‘ (ص:۷۶۸)

۱۵:... علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۰ھ) اصول فقہ کی مشہور کتاب ’’الاشباہ والنظائر‘‘ کتاب السیر، باب الردۃ‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے، کیونکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جن کا جاننا اور ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔‘‘ (ص:۱۷۹)

۱۶:... ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۰۱۶ھ) ’’شرح فقہ اکبر‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔‘‘ (ص:۲۰۲)

۱۷:... شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۱۳۷ھ) ’’تفسیر روح البیان‘‘ میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’عاصم نے لفظ خاتم ’’ت‘‘ کے زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کے معنی ہیں آلۂ ختم کے جس سے مہر کی جاتی ہے۔ جیسے طابع اس چیز کو کہتے ہیں جس سے ٹھپہ لگایا جائے۔ مراد یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے آخر ہیں جن کے ذریعہ سے نبیوں کے سلسلے پر مہر لگادی گئی۔ فارسی میں اسے ’’مہر پیغمبراں‘‘ کہیں گے، یعنی آپ سے نبوت کا دروازہ سربمہر کردیا گیا اور پیغمبروں کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔ باقی قاریوں نے اسے ’’ت‘‘ کے زیر کے ساتھ خاتم پڑھا ہے، یعنی آپ مہر کرنے والے تھے۔ فارسی میں اس کو ’’مہر کنندۂ پیغمبراں‘‘ کہیں گے۔ اس طرح یہ لفظ بھی خاتم کا ہم معنی ہے... اب آپ کی امت کے علماء کرام آپ سے صرف ولایت

ہی کی میراث پائیں گے، نبوت کی میراث آپ کی خمیت کے باعث ختم ہوچکی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کے بعد نازل ہونا آپ کے خاتم النبیین ہونے میں قادح نہیں ہے، کیونکہ خاتم النبیین ہونے کے معنی یہ ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا... حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے نبی بنائے جاچکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدی کے پیروکی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ آپ ہی کے قبلے کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں گے۔ آپ کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے، نہ آپ کی طرف وحی آئے گی اور نہ وہ نئے احکام دیں گے بلکہ آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے... اور اہل سنت والجماعت اس بات کے قائل ہیں کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:... وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ... (الاحزاب:۴۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا: "لا نبی بعدی" اب جو کوئی کہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے تو اس کو کافر قرار دیا جائے گا، کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا اور اسی طرح اس شخص کی بھی تکفیر کی جائے گی جو اس میں شک کرے، کیونکہ حجت نے حق کو باطل سے ممیز کردیا ہے اور جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، اس کا دعویٰ باطل کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا۔" (ج:۲۶،ص:۱۸۸)

۱۸:... فتاویٰ عالمگیری، جسے بارہویں صدی ہجری میں اورنگزیب عالمگیر کے حکم سے ہندوستان کے بہت سے اکابر علماء کرام نے مرتب کیا تھا، اس میں لکھا ہے:

"اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلم نہیں ہے اور اگر وہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا میں پیغمبر ہوں تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔" (ج:۲،ص:۲۶۳)

۱۹:... علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:۱۲۵۵ھ) اپنی "تفسیر فتح القدیر" میں لکھتے ہیں:

"جمہور علماء کرام نے لفظ خاتم کو "ت" کے زیر کے ساتھ پڑھا ہے اور عاصم نے زبر کے ساتھ۔ پہلی قرأت کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے انبیاء کو ختم کیا، یعنی سب کے آخر میں آئے اور دوسری قرأت کے معنی یہ ہیں کہ آپ ان کے لئے مہر کی طرح ہوگئے جس کے ذریعہ سے ان کا سلسلہ سربمہر ہوگیا اور جس کے شمول سے ان کا گروہ مزین ہوا۔" (ج:۴،ص:۲۷۵)

۲۰:... علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۱۲۷۰ھ) "تفسیر روح المعانی" میں لکھتے ہیں:

"نبی کا لفظ رسول کی بہ نسبت عام ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے خود بخود لازم آتا ہے کہ آپ خاتم المرسلین بھی ہوں اور آپ کے خاتم انبیاء و رسل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں وصف نبوت سے آپ کے متصف ہونے کے بعد اب جن و انس میں سے ہر ایک کے لئے نبوت کا وصف منقطع ہوگیا۔" (ج:۲۲،ص:۳۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص وحی نبوت کا مدعی ہوا اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔" (ج:۲۲،ص:۳۸)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص وحی نبوت کا مدعی ہوا اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ اس اَمر میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔" (تفسیر روح المعانی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایک ایسی بات ہے جسے کتاب اللہ نے صاف صاف بیان کیا، سنت نے واضح طور پر اس کی تصریح کی اور امت نے اس پر اجماع کیا۔ لہٰذا جو اس کے خلاف کوئی دعویٰ کرے، اسے کافر قرار دیا جائے گا۔" (ج:۲۲،ص:۳۹)

یہ ہندوستان سے لے کر مراکش اور اندلس تک اور ترکی سے لے کر یمن تک ہر مسلمان ملک کے اکابر علماء، فقہاء اور محدثین و مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہم نے ان کے ناموں کے

ساتھ ان کے سنین ولادت وفات بھی دے دیئے ہیں، جن سے ہر شخص بیک نظر معلوم کرسکتا ہے کہ پہلی صدی سے تیرھویں صدی تک تاریخ اسلام کی ہر صدی کے اکابر ان میں شامل ہیں۔ اگرچہ ہم چودہویں صدی کے علماء اسلام کی تصریحات بھی نقل کرسکتے تھے، مگر ہم نے قصداً انہیں اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی تفسیر کے جواب میں ایک شخص یہ حیلہ کرسکتا ہے کہ ان لوگوں نے اس دور کے مدعی نبوت کی ضد میں ختم نبوت کے یہ معنی بیان کئے ہیں۔ اس لئے ہم نے پہلے علماء کرام کی تحریریں نقل کی ہیں جو ظاہر ہے کہ آج کے کسی شخص سے کوئی ضد نہ رکھ سکتے تھے۔ ان تحریروں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوجاتی ہے کہ پہلی صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام متفقہ طور پر ”خاتم النبیین“ کے معنی ”آخری نبی“ ہی سمجھتی رہی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس اَمر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اب یہ دیکھنا ہر صاحبِ عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے جو قرآن کی عبارت کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے، جس کی تصریح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے، جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے اور جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلااختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لئے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے اور ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے جنہوں نے باب نبوت کے مفتوح ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ہے بلکہ اس دروازے سے ایک صاحب حریم نبوت میں داخل بھی ہوگئے ہیں اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔ اس سلسلے میں تین باتیں اور قابل غور ہیں:

کیا اللہ کو ہمارے ایمان سے کوئی دشمنی ہے؟

پہلی بات یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک بڑا ہی نازک معاملہ ہے۔ قرآن مجید کی رو سے یہ اسلام کے ان بنیادی عقائد میں سے ہے جن کے ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر وایمان کا انحصار ہے۔ ایک شخص نبی ہو اور آدمی اس کو نہ مانے تو کافر اور وہ نبی نہ ہو اور آدمی اس کو مان لے تو کافر۔ ایسے ایک نازک معاملے میں تو اللہ تعالیٰ سے کسی بے احتیاطی کی بدرجۂ اولیٰ توقع نہیں کی جاسکتی۔ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن میں صاف صاف اس کی تصریح فرماتا، رسول اللہ کے ذریعہ سے اس کا کھلا کھلا اعلان کراتا اور حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے کبھی تشریف نہ لے جاتے جب تک اپنی امت کو اچھی طرح خبردار نہ کردیتے کہ میرے بعد بھی انبیاء آئیں گے اور تمہیں ان کو ماننا ہوگا۔ آخر اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے دین وایمان سے کیا دشمنی تھی کہ حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوتا اور کوئی نبی آنے والا بھی ہوتا جس پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان نہ ہوسکتے، مگر ہم کو نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر رکھا جاتا بلکہ اس کے برعکس اللہ اور اس کا رسول دونوں ایسی باتیں فرمادیتے جن سے تیرہ سو سال تک ساری امت یہی سمجھتی رہی اور آج بھی سمجھ رہی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اب اگر بفرضِ محال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف وخطر اس کا انکار کردیں گے۔ خطرہ ہوسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پرس ہی کا تو ہوسکتا ہے۔ وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم یہ سارا ریکارڈ برسر عدالت لاکر رکھ دیں گے، جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی نے ہمیں ڈالا تھا، ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اس ریکارڈ کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نئے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا، لیکن اگر نبوت کا دروازہ فی الواقع بند ہے (اور حقیقتاً بند ہے) اور کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی مدعی کی نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہئے کہ اس کفر کی پاداش سے بچنے کے لئے وہ کون سا ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کرسکتا ہے؟ جس سے وہ رہائی کی توقع رکھتا ہو۔ عدالت میں پیشی ہونے سے پہلے اسے اپنی صفائی کے مواد کا یہیں جائزہ لے لینا چاہئے اور ہمارے پیش کردہ مواد سے مقابلہ کرکے خود ہی دیکھ لینا چاہئے کہ جس صفائی کے بھروسے پر وہ یہ کام کررہا ہے کیا ایک عقلمند آدمی اس پر اعتماد کرکے کفر کی سزا کا خطرہ مول لے سکتا ہے؟ (جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان کی قراردادیں

مولانا حافظ محمد انس

۱......ختم نبوت کانفرنس ملتان کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ آئین پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے جب کہ قادیانی جماعت انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ خود کو مسلمان قرار دے کر آئین سے بغاوت اور قانون شکنی کا ارتکاب کرتی ہے۔ اندریں حالات اب اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اگر وہ خود کو قانون کا پابند نہیں کرتی تو انہیں آئین شکنی اور بغاوت کے جرم میں خلاف قانون جماعت قرار دیا جائے۔

۲......ختم نبوت کانفرنس ملتان کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک آئینی اور سرکاری ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر قانون سازی کر کے ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان بنایا جائے۔

۳......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع قومی اسمبلی اور سینیٹ سے عجلت میں منظور کردہ اوقاف ایکٹ مساجد، دینی مدارس اور دیگر وقف اداروں کی سالمیت و بقاء کے لئے خطرہ نیز خلاف شریعت وخلاف آئین ہے۔ یہ اجتماع اس ایکٹ کو مسترد کرتے ہوئے اس کی فوری واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع پاکستان کے اکثریتی عوام اور مسلمان گھریلو تشدد بل کو خاندانی نظام، حیاء وشرم، مشرقی روایات اور شریعت اسلامیہ سے متصادم سمجھتے ہیں۔ اس بل کا مقصد مغربی تہذیب اور بے راہ روی کا فروغ ہے۔ یہ اجتماع اس بل کو یکسر مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ بل فوری طور پر واپس لیا جائے۔

۵......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے مابین ہونے والے معاہدات میں ڈیڈلاک پیدا کر کے دینی مدارس کے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں۔ دینی مدارس کے اکاؤنٹس کی بندش، کوائف طلبی کے نام پر خوف وہراس، علماء کرام کو فورتھ شیڈول میں شامل کرنے کے اقدامات کر کے دین دشمنی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ یہ عظیم الشان اجتماع اس معاہدہ کی تکمیل اور اس پر ڈیڈلاک کے خاتمے، بینک اکاؤنٹس رجسٹریشن اور کوائف کے معاملات حسب معاہدہ طے کرنے، علماء کے خلاف اقدامات روکنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۶......کانفرنس کے منتظمین اپنے شرکاء جلسہ سے بھرپور استدعا کرتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات مثلاً شیزان، ذائقہ گھی، مشموم، پران سمیت تمام کا مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی اور محبت رسول ﷺ کا ثبوت دیں۔ منتظمین کانفرنس شرکاء سے درخواست گزار ہیں کہ تمام احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاقائی مبلغین سے رابطہ قائم کر کے عملی میدان میں اس کام کا حصہ بنیں۔

۷......عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء سے درخواست ہے کہ اس وقت ملک بھر کے اہم شہروں، دیہات وقصبات تک سرکاری سطح پر بلدیہ کی منظوری سے اہم چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ کراچی، نواب شاہ، دریا خان، کنڈیارو، سکھر، رحیم یارخان، بہاول پور، لاہور، قصور، ڈیرہ غازی خان، لیہ، بھکر، چوک اعظم، چنیوٹ، فیصل آباد، پشاور، مردان، چارسدہ، کرک، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، کوہاٹ، ایبٹ آباد، مانسہرہ، شیخوپورہ، میانوالی، جوہرآباد، تلہ گنگ، اپردیر میں اہم چوک ختم نبوت چوک بن چکے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں سات چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا جاچکا ہے۔ یہ چوک مستقل تبلیغ اور آگاہی کا ذریعہ ہیں۔ تمام شرکاء اپنے اپنے شہروں میں سرکاری سطح پر چوک منظور کرا کر وہاں ختم نبوت چوک کے نمایاں بورڈ لگوائیں۔ جہاں ہروقت ختم نبوت کی تبلیغ ہوگی وہاں آپ کا کاز بھی آگے بڑھے گا۔ بطور مہم وتحریک کے اس کام کو بڑھائیں۔

۸......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع ملتان انتظامیہ کے تمام اداروں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے تمام تر انتظامات کی تکمیل کے لئے بھرپور تعاون کیا۔ کانفرنس کا یہ اجتماع مشائخ عظام، مشائخ حدیث، علماء کرام، مہتممین حضرات بالخصوص ملتان کے مدارس، شہر کے حلقہ جات کے نگران حضرات جو کانفرنس کی تیاری کے لئے ہمارے شانہ بشانہ رہے، دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ اجتماع عوام الناس کا بھی دل سے شکرگزار ہے کہ وہ اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر کانفرنس میں تشریف لائے۔ اللہ کریم آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین! ☆☆☆

فرما گئے یہ ھادیؐ — تاجدارِ ختمِ نبوۃ زندہ باد — لا نبی بعدی

بتاریخ 28 29 اکتوبر 2021 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

40 ویں 2 روزہ سالانہ عظیم الشان ختمِ نبوۃ کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خان خاکوانی صاحب
امیر مرکزیہ

صاحبزادہ پیرِ طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا ولی ابن ولی خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدہ ختم نبوت
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور امام مہدی
- عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- اتحادِ امت محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کا تحفظ

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-7972785